

اسلامی اقدار کا تقیب

مولانا مفتی محمود

ترجمان اسلام

نگرانِ اعلیٰ

21
47



Handwritten signature and the number 1.

ہم ملک میں نظامِ مصطفیٰ نافذ کریں گے !

(ملتان کی ڈائیوی)

محمد زمان خان ایگزیکٹو ڈائریکٹریٹ کا دورہ کراچی

انٹرویو مولانا مفتی محمود، وفاق المدارس کا نتیجہ،
طلبہ کی ڈائری، شہر شہر سے، دارالعوام اور مسائل
کے علاوہ دیگر چھپیاں

قیمت : ایک روپیہ

شمارہ نمبر ۴۷

۲۲ تا ۳۰ نومبر ۱۹۷۸ء

شکوہ دین کی علامت تھے حضرت عثمانؓ

بیزم ارتقاء ادب فردوس کا (منقبتی مشاعرہ) جلد ۲، اکتوبر ۱۹۸۱ء کو منعقد ہوا۔ ذیل کے اقتباسات صرف موصولہ کلام سے پیشے کی جاتے ہیں۔ مدارت کے فرائض دانش ندوی نے سرانجام دیے!

جناب اشفاق صاحب میرٹھ

شکوہ دین کی علامت تھے حضرت عثمانؓ
وہی تو مالکِ جنت تھے جہنم تہ عثمانؓ
دو چند صاحب ہجرت تھے حضرت عثمانؓ

خدا کے دین کی طاقت تھے حضرت عثمانؓ
جنہوں نے اہلِ مدینہ کو دیا سیلاب
ملا تھا ادروں کو اسنا ز ایک ہجرت کا

جناب ڈاکٹر شفیع اعجاز صاحب

کہ ان کے ہاتھ میں دولت تھے حضرت عثمانؓ
تمام جود و سخاوت تھے حضرت عثمانؓ
بڑے ہی صاحبِ عظمت تھے حضرت عثمانؓ

کہا تجھے نے ید اللہ فوقِ اید یہ ہم
ہر اک کے دکھ میں مصیبت میں کام آتے تھے
خیبر تھی ان کے ہلاکت کی بیعتِ رضواں

جناب محمد اشرف آبادی

فروغِ دین کی دولت تھے حضرت عثمانؓ
کہ خوبیوں کی جماعت تھے حضرت عثمانؓ

ہر اک جہاد میں مالِ ان کا کام آتا تھا
رسولِ پاک کے اُسوے کا نقشِ ثانی تھے

جناب اعظمی صاحب رسولپوری

شبیب شاہِ رسالت تھے حضرت عثمانؓ
سکون و صبر کی مورت تھے حضرت عثمانؓ
خدا کی خاص عنایت تھے حضرت عثمانؓ
سکونِ قلب تھے راحت تھے حضرت عثمانؓ
شکوہ دین کی علامت تھے حضرت عثمانؓ

حمیں حیاے عبارت تھے حضرت عثمانؓ
منافقوں نے انہیں جس گھڑی شہید کیا
غریب و یکس و مجبور و ناتواں کے لیے
کسی کا ذکر ہی کیا، خود علیٰ حمیدؓ کا
یقین ہے اعظمی میرا، سرے بزرگوں کا

جناب برگ یوسفی صاحب

مناظرِ دین کی عظمت تھے حضرت عثمانؓ
رسولِ پاک کی عزت تھے حضرت عثمانؓ
اسی صحیفے کی آیت تھے حضرت عثمانؓ
فروغِ شمعِ رسالت تھے حضرت عثمانؓ
نگارِ طاقِ خلافت تھے حضرت عثمانؓ

خلوصِ دل کی علامت تھے حضرت عثمانؓ
وہی تھے جامعِ قرآن اور ذوالنورینؐ
جواب بھی مصحفِ ایشارے عبارت تھے
قدم قدم پہ تھے ائینہ دارِ پیغمبرؐ
تطہ عالمِ امکاں کے تیسرے سورج

مسلم کش فسادات

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۲۱ شماره نمبر ۴۸

جمعه المبارک ۲۲ نومبر ۶۸ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۸

کے وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات نے کراچی میں بھارت کے وزیر پاکستان اطلاعات منسٹر اے۔ ایڈوانی کو ایک ملاقات میں علی گڑھ (بھارت) کے مسلم کش فسادات پر پاکستان کی تشویش سے آگاہ کیا۔ منسٹر اے۔ ایڈوانی کراچی میں ہونے والے کرکٹ میچ کے آخری دن کا کھیل دیکھتے آئے ہیں۔

یاد رہے کہ ۶ اکتوبر کو بھارت کے مسلم اکثریت والے شہر علی گڑھ میں مسلم کش فساد ہوا تھا۔ اس میں دس افراد ہلاک ہوئے تھے جن میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ فساد کے بعد علی گڑھ میں چوبیس گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ اس کے چند دن بعد ہی ۱۱ اکتوبر کو جنوبی بھارت کے شہر اڈونی میں بھی فساد ہوا۔ اس میں چار مسلمان میتوں پر ہندوؤں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے، وہاں بھی کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

بھارت میں مسلم کش فسادات کوئی نئی بات نہیں ہے۔ آزادی پاکستان کے وقت بھی ہندوؤں نے اپنی سیاسی شکست کا بدلہ لینے کے لیے لاکھوں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھلی تھی، لاکھوں کو بے گھر و بے در کیا، اور ان کی عزت و ناموس کے ٹیڑھے بنے۔ بھارت کے اخبارات و رسائل سے پتہ چلتا ہے کہ ۳۰ سال گزرنے کے بعد بھی بھارت میں رہنے والے مسلمان اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے، جبکہ بھارت پاکستان کے ساتھ کیے گئے ایک معاہدے کے مطابق مسلمانوں کی عزت و آبرو اور جائیداد کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ اس کے علاوہ بھارت کی ہر آنے والی حکومت اپنے آپ کو "سیکولر" (لامذہب) کہتی رہی ہے۔ معلوم نہیں ان فسادات کے بعد بھی بھارتی حکمران اپنے آپ کو "سیکولر" کس منہ سے کہتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بھارت کی یہ نام نہاد سیکولر پالیسی صرف اس کے آئین تک محدود ہے عملی طور پر اس کا فقدان ہے۔ بھارت میں میتوں پر ہونے والے مسلم کش فسادات میں اب تک ہزاروں مسلمان شہید ہو چکے ہیں، کوڑیوں روپے کی جائیداد لوٹی جا چکی ہیں۔

مگر افسوس! اب تک بلوایوں کے خلاف خاطر خواہ کارروائی نہیں ہوئی بلکہ ان مسلمانوں کے خلاف کارروائی لگی۔ جب بھی بھارتی حکومت نے ان مسلم کش فسادات کی تحقیقات کرائی ہیں مسلمانوں ہی کو مورد الزام ٹھہرایا اور قانون کی گرفت ہمیشہ مسلمانوں پر ہی سوتی ہوتی ہے۔ تحقیقات کے دوران میں صحافیوں کی خلاف ورزیوں کا مقدمہ قائم کیے گئے جن میں مسلمانوں کی تعداد سترہ تھی۔ بھارت میں ہونے والے مسلم کش فسادات کو کہ بھارت کا اندرونی معاملہ ہے، اب جبکہ تمام دنیا میں نسلی امتیاز مذہبی اور لسانی تعصب کی خلاف ورزی چلائی جا رہی ہے، بھارت میں مسلم کش فسادات ہر امن پسند کیلئے تشویش کا باعث ہیں۔ یہ فسادات بھارت کا اندرونی معاملہ ہوئے باوجود ہم بھارتی حکومت سے انسانیت کے نام پر گزارش کر رہے کہ وہ بھارت میں مسلمانوں کی خلاف ورزیوں کو بند کرانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات عمل میں لائے اور بھارت کی انتہا پسند جماعت آر۔ ایس۔ ایس کے اسلحہ دار بلوائیوں کی خلاف ورزیوں میں مدد پر مبنی طور پر مٹا دی جائے۔ اس امید ہے کہ بھارتی حکومت پاکستانی مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے بھارت میں رہنے والے مسلمانوں کو ہر قسم کا تحفظ فراہم کرے گی۔ ہمارے گزارش بھارت کے وزیر خارجہ جناب اٹل بھاری باجپائی سے بھی ہے جو کہ خود سن سکتی ہیں۔

مولانا عبدالغفور
مدثر
اکرام ہمدانی
مدیر معاون
عمیر الہاشمی
مدیر اشتراک
سالانہ
۲۵ — روپے
ششماہی
۲۳ — روپے
سہ ماہی — ۱۱/۵۰ روپے
فیس پرچہ

قیمت ایک روپیہ

چیتہ عالم اسلام پاکستان

جناب محمد زمان خان صاحب اچکزئی

وزیر بلديات و دہی ترقی کا دورہ کراچی

جمعیت العلماء اسلام سندھ کے امیر نے کراچی میں ایک استقبالیہ کمیٹی برائے وزیر و قائم کی تھی۔ اس کمیٹی کے کنوینر حکیم جمال الدین اور مولانا عبدالرزاق مستنیز، مولانا محمد ذکریا، مولانا غلام صدیقی، قاری شیر افضل، سریدار گل عنایت شاہ، خٹک، حاجی محمد حسین، کاپڑیا، عمران شاہ، رضا محمد بلوچ، سید رحیم اللہ شاہ اس کے ممبران ہیں۔ اس کمیٹی نے بڑی خوش اسلوبی سے تمام پروگراموں کو عملی شکل دی۔

۲۰ اکتوبر کو وفاقی وزیر بلديات حاجی محمد زمان خان صاحب اچکزئی گور سے بذریعہ طیارہ شام ساڑھے چھ بجے کراچی ایئر پورٹ پر تشریف لائے تو جمعیت العلماء اسلام اور قومی اتحاد کے رہنماؤں اور کارکنوں نے کثیر تعداد میں اپنے وزیر بلديات کا خیر مقدم کیا۔ خان صاحب عام لوگوں میں گھل مل گئے۔ ہر عام و خاص نے اپنے وزیر سے ہاتھ ملایا اور نہایت ہی خوشی کا اظہار کیا۔ ایئر پورٹ سے حیدر ٹکے تو گاڑیوں نے ایک ملبوس کی شکل اختیار کر لی۔ چلوں گا سماں قصر ناز پر ختم ہوا۔

پاکستان کی تاریخ میں شاید یہ پہلا دن تھا کہ آج فقر ناز کے دروازے ہر شخص کے لیے کھلے تھے۔ جو چاہتے وزیر موصوف سے مل سکتا تھا۔ دوسرے دن صبح جناب حکیم جمال الدین کے گھر ناشتہ میں شرکت کی۔

۲۱ اکتوبر کو صبح صوبائی سطح کے اعلیٰ حکام کی میٹنگ بلائی گئی تھی۔ محمد زمان خان صاحب نے

صدرات کی اور اسرار کو ہدایات دیں۔ شام کو انہوں نے یادی کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ مدرسہ مظہر العلوم کھڑے کے مہتمم حافظ محمد اسماعیل کے ساتھ مدرسہ ہذا کے مختلف شعبوں کا دورہ کیا۔ حافظ محمد اسماعیل نے بتایا کہ یہ مدرسہ کراچی میں سب سے پہلا مدرسہ ہے جہاں پرائگریز سامراج کے خلاف جنگ لڑی گئی تھی۔ اس مدرسہ کے بانی مولانا محمد صادق مرحوم تھے۔ جنہوں نے اسلام کی سر بلندی کے لیے دیوبند سے چلنے والی تحریکوں کو پروان چڑھایا۔ اس کے بعد کلاں، بہار کالونی کا دورہ کرتے ہوئے جب شیر شاہ کالونی پہنچے تو بڑی تعداد میں لوگوں نے ان کا پُر خوش خیر مقدم کیا۔

بعد ازاں لوگوں کے بڑے اجتماع میں جمعیت العلماء اسلام کراچی غزنی کے سیکرٹری جناب عمران شاہ نے سپاسنامے کی صورت میں علاقے کے مسائل پیش کیے۔ چونکہ بلدیہ کراچی کے ایڈمنسٹریٹو حیطہ تشریف لائے ہوئے تھے لہذا محمد زمان خان صاحب اچکزئی کے حکم پر انہوں نے لوگوں سے وعدہ کیا کہ وہ اس علاقے کے مسائل حل کرنے کی حتمی الامکان کوشش کریں گے۔

اس کے بعد خان صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ بلدیہ کراچی کے پاس وسائل کم ہیں اور مسائل زیادہ، مگر میری حکومت آپ کے تمام مسائل حل کرنے کی کوشش کرے گی۔ میں آپ کے تمام مسائل سے بخوبی واقف ہوں۔ اس سے پہلے

کئی دفعہ میں آپ کے علاقے میں آیا ہوں۔ انہوں نے انتظامیہ کو متنبہ کیا کہ وسائل کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ اور لوگوں کے مسائل کو حل کرتے میں دیر چپی لی جائے۔

بعد ازاں بلدیہ کالونی پہنچے۔ یہاں بھی بڑی تعداد میں لوگوں نے جناب کا استقبال کیا۔ مقامی قومی اتحاد کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ بعد میں جناب صوفی عبدالنعمان صاحب نے تقریر کرتے ہوئے علاقے کے مسائل بیان کیے اور بلدیہ کالونی کے ساتھ نا انصافیوں کا ذکر کیا۔

صوفی صاحب کی تقریر کے بعد اچکزئی صاحب خطاب کے لیے تشریف لائے اور لوگوں کے بڑے اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میلین پارٹی کے دور حکومت میں غریبوں کا نام تو استعمال کیا گیا مگر ان کے مسائل کے حل کے لیے عملی اقدامات نہیں کیے گئے۔ غریب، غریب تر اور امیر، امیر تر ہوتے گئے۔ ہم ماضی کی نا انصافیوں کو دہرانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ آپ کے مسائل کے حل پر پوری پوری توجہ دی جائے گی۔

اس کے بعد صوفی عبدالنعمان کی جانب سے اہتمام کردہ مشائیہ میں شرکت کی۔

۲۲ اکتوبر کو علی الصبح بذریعہ طیارہ چنگور روات ہو گئے۔ چنگور اور پی سی کا مختصر دورہ کرنے کے بعد دوپہر بارہ بجے جب کراچی ایئر پورٹ پہنچے تو وہاں پر جمعیت کے مقامی راہنما جناب عمران شاہ سندھ

کے سیکرٹری جناب مولانا عبدالرزاق عسکریز اور اطلاعات کے سیکرٹری جناب قاری شیر افضل خاں نے ان کا استقبال کیا۔

بعد میں جمعیت اعلیٰ اسلام شیر شاہ کاونی کی شاخ کی طرف سے اہتمام کردہ دوپہر کے کھانے میں شرکت کی۔ اسی روز شام ۶ بجے عثمان آباد میں قومی اتحاد کے کارکنوں سے خطاب کیا۔

اخبارات میں یہ خبر چھپ چکی تھی کہ ۲۲ اکتوبر کو جناب محمد زمان خان صاحب کے ایم سی ہال میں کھلی کچہری میں عام لوگوں کی شکایات سنیں گے۔ لہذا اس دن کے ایم سی ہال شہریوں سے کچھ کچھ ہوا تھا۔ جس میں مختلف مکاتب فکر اور مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے علاوہ عام شہری کثیر تعداد میں موجود تھے۔

سڑھے نو بجے جناب خان صاحب کے ایم سی ہال میں تشریف لائے تو شہریوں کے اس عظیم اجتماع نے جنابت ہی پر حیرتیں انداز میں آپ کا خیر مقدم کیا۔ بتا دو تو قرآن پاک کے بعد جناب مولانا عبدالرزاق عسکریز نے شہریوں کی جانب سے وزیر موصوف کی خدمت میں سپانامہ پیش کیا۔

اس سپانامہ میں کراچی کے مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔ بالخصوص پانی کی کمی، صفائی کا ناقص انتظام، سڑکوں کی بد حالی اور بارشوں کے موسم میں سیلاب کے پانی کی روک تھام کے ناقص انتظام کا تذکرہ کیا۔

اس کے بعد شہریوں نے فردا اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جن میں جناب محمد حسین کاٹیا۔ اظہر قریشی، یوسف بلوچ، بیگم اختر سلیمان حسنا والدین بیگ، امان اللہ تیزی شامل ہیں۔ زیادہ تر لوگوں نے بلدیہ پر نقطہ چینی کی۔

ایڈمنسٹریٹر بلدیہ نے کہا کہ فنڈ کی کمی کی وجہ سے تمام کام بروقت نہیں ہو سکے۔ پھلی حکومت نے کے ایم سی کا تمام فنڈ خرچ کر کے کے ایم سی کو مہروں کر دیا ہے۔

بعد ازاں وزیر موصوف نے شہریوں کے اس اجتماع میں سے ایک کمیٹی نامزد کی جو بلدیہ کے وسائل بڑھانے کے لیے سفارشات مرتب کرے۔ کمیٹی میں جناب عمران شاہ، مولانا محمد ذکریا، خلیل

غزنوی، سید عبدالنعیم، یوسف بلوچ، محمد حسین کاٹیا، حسنا والدین بیگ، یوسف قریشی، اظہر قریشی اور بیگم اختر سلیمان کو شہریوں کی تجویز پر لیا گیا۔

آخر میں جناب محمد زمان خان صاحب اپکڑنی نے شہریوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"بد عنوان سرکاری ملازمین کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا لیکن دیانت دار اور اہل سرکاری ملازمین کے حقوق اور ان کی ملازمتوں کو مکمل تحفظ دیا جائے گا۔" انہوں نے کہا:

"میں چاہتا ہوں کہ قائد اعظم کے اس عظیم شہر کی حدود میں اسلامی فضا قائم ہو، فحش اور عریاں تصاویر کی نمائش ختم کی جائے۔ دو ماہ کی مدت میں شہر میں صفائی ہو۔ اسٹریٹ لائٹ فز ایپ کی جائے۔ کچر اور گندگی کو صاف کیا جائے، سڑکوں کی مرمت کی جائے۔ پانی کی فراہمی اور گندے پانی کی نکاسی کا مناسب انتظام کیا جائے۔ عوام کی خدمت کی بجائے رشوت لینے والوں کو سزا دی جائے۔"

انہوں نے کہا یہ صحیح نہیں ہے کہ ہم با اختیار نہیں ہیں۔ ہم اسلام، ملک اور قوم کی خدمت کے لیے حکومت میں شامل ہوئے ہیں اور ہمارے نزدیک اہم مسئلہ ملک کی سالمیت ہے کیونکہ اگر ملک نہیں ہو گا تو جمہوریت کہاں نافذ ہوگی۔ ہم کسی کے مجبور نہیں ہیں اور ہم حکومت میں اس لیے شامل ہوئے ہیں کہ عوام اور حکومت کے درمیان رابطہ قائم ہو۔ افسانہ دونوں کے درمیان خلا باقی نہ رہے، اور آپ کے مسائل بھی حل ہو سکیں۔ ہم حکومت میں اس لیے شامل ہوئے ہیں کہ اس ملک میں اللہ کا قانون نافذ ہو، کیونکہ مسائل حل کرنے کے لیے اللہ کے قانون کا نفاذ ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہم منصفانہ انتخابات کرانے کے لیے حکومت میں شامل ہوئے ہیں اور یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جن حالات میں ہم نے حکومت سنبھالی ہے وہ پھولوں کی سیج تھیں بلکہ ہمیں ورثہ میں بے پناہ مسائل ملے ہیں لیکن انشاء اللہ ہم بہت جلد حالات پر قابو پا لیں گے۔

اسی روز شام کو آپ نے کراچی ضلع شرقی کا دورہ کیا۔ فیوض کاونی میں جناب حضرت ولی صاحب نے مسائل پر مشکل سپانامہ پیش کیا۔ یہاں پر بھی

پانی کی کمی، صفائی کا ناقص انتظام اور ہسپتال کے علی کی عقلیت کی شکایات تھیں۔

وزیر موصوف نے فرمایا کہ تمام مشکلات دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے بعد ڈرگ روڈ تشریف لے گئے۔ جہاں پر قاری عبدالباسط نے سپانامہ پیش کیا۔ جس میں علاقے کے مسائل سے وزیر موصوف کو آگاہ کیا۔

امیر جمعیت العلماء اسلام علاقہ شرقی مولانا غلام صمدانی نے حاجی محمد زمان خان کا شکریہ ادا کیا کہ آپ ہمارے سپانامہ علاقے میں تشریف لائے۔

رات کو جناب حکیم جلال الدین کے اہتمام کردہ عشاء میں شرکت کی۔ عشاء کا اہتمام مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن میں کیا گیا تھا۔ جس میں مدرسے کے اساتذہ اور شہر کے معززین اور اراکین جمعیت العلماء اسلام شریک ہوئے۔ نیوٹاؤن آتے ہی آپ علامہ بنوری کے خزانہ پر تشریف لے گئے۔

بلدیہ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر کو آپ نے کہا کہ اس علاقے کا نام علامہ بنوری ٹاؤن رکھا جائے۔

۲۲ اکتوبر کو صبح ۹ بجے کے ڈی اے کے افسروں اور عوام کا ایک اجلاس ہوا۔ شہریوں کی جانب سے مولانا عبدالرزاق عسکریز نے سپانامہ پیش کیا، جس میں خاص طور پر پانی کی کمی اور کئی ایسے منصوبوں کا ذکر تھا جو شروع تو کر دیئے جاتے ہیں مگر احوال یہ رہ جاتے ہیں۔

عوام نے بھی فردا فردا کے ڈی اے کی شکایت کی۔ اس کے بعد کے ڈی اے کے ذمے دار افسر نے جواب دیا۔

آخر میں جناب محمد زمان خان صاحب اپکڑنی نے خطاب کرتے ہوئے لوگوں کو یقین دلایا کہ ہم اس ملک کے عوام کی خدمت کرنے کے لیے دن رات محنت کر رہے ہیں کیونکہ ہم نے یہ کرسی عیش و عشرت کے لیے نہیں عوام کی خدمت کے لیے قبول کی ہے۔ اگر ہم نے عوام کی خدمت کی تو یہ حیات ہوگا۔ ہم نے خدا کے دین کی سربندی اور سالمیت پاکستان کیلئے اس کرسی کو قبول کیا ہے۔

اسی روز سوسے ہریچے تک آپ نے کے ڈی اے سکیموں کا معاہدہ کیا۔ پھر رات کو ہٹو ڈی اے کے لیے نشریہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد نیوٹاؤن پر



مولانا مفتی محمود — صد قومی اتحاد

حالاتِ حاضرہ پر تفصیلی بات چیت

پاکستان کی بنیاد لا الہ الا اللہ پر رکھی گئی۔ لیکن اس کے وجود میں آنے ہی سے ایسی قیادت میسر نہ آ سکی جو اسے اس بنیاد پر پروان چڑھا سکے جس پر اسے تعمیر و تشکیل کیا گیا۔ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح جلد ہی اللہ کو پیار سے ہو گئے۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی نے اسلامی نظام کے مسئلے میں جو سہانے خواب دیکھے انہیں جلد ہی احساس ہو گیا کہ اس سرزمین پر ان کی زندگی میں نظامِ اسلامی کا نفاذ ممکن نظر نہیں آتا۔ وہ قائد اعظم کی وفات کے بعد صرف مدارس و عہدہ کے افتتاح دینی اجلاسوں میں سے عاجزی اور مذہبی اجتماعات میں معنی شرکت کے لئے رہ گئے۔ مغرب زدہ طبقے نے پاکستان کی سیاست کو کچھ اس طرح کنڈلی ماری کہ اسلام اور دین کی بات سننے کے لئے کان نہ ترسنے لگے۔ فوجیوں نے ایک پہنچ گئی کہ پاکستان بننے کے ایک دو سال کے اندر قراردادِ مقامد پاس کرنے کے لئے جلد پٹائی کر چیلنج دیئے پڑے۔ بڑی مشکل اور پسینہ پیش کے بعد یہ قرارداد پاس ہوئی۔ اس کے پاس ہونے پر کچھ اس قدر خوشی کا اظہار کیا گیا کہ جیسا ملک کے اندر اسلامی نظام کا نفاذ ہو گیا ہے ایک نظریاتی مملکت کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اعوان و انصار بھی نظریاتی ہوں۔ حکومت پر براہِ جان افراد اسی نظریے سے نہ صرف منسلک ہوں بلکہ اس کے لئے شب و روز محنت سے کام کریں۔ کسی حکومت کی کامیابی کی سب سے بڑی ذمہ داری ان افراد پر ہوتی ہے جن کے ماتحت میں اقتدار کی باگ ڈور ہو۔

پاکستان ابتدائی سے مختلف سازشوں کا شکار ہو گیا۔ یہ ملک سازشی عناصر اور اقتدار پرست، خود غرض اور منافذ پرست افراد کی زد میں آ گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام کی منزل دور ہوتی چلی گئی۔ اس کی جگہ میزبانی نظریات نے لی اور ایک اسلامی حکومت میں غیر اسلامی نظریات کی تبلیغ زور و شور سے اور حکم کھلا کر جانے لگی۔ ستم بالاس ستم یہ کہ اسلامی نظریات کی حامی جماعتیں باہم دست و گریباں ہو گئیں۔ کفر کے فتوے داغے جانے لگے۔ اس افزائشی کا نتیجہ وہی نکلا چاہیے تھا جو عام طور پر اس ستم کی خلفشار اقوام کا نکلا کرتا ہے۔ ملک دو ٹکڑے ہو گیا۔ ملک کے دو ٹکڑے ہونے کے لئے اتنا ہی قومی، ملی، جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا جتنا کسی ملک کے حصول کی خاطر برداشت کرنا پڑتا ہے۔ تقسیم پاکستان کے نتیجے میں جو قیادت میسر آئی وہ اس لحاظ سے منفرد تھی کہ اس سے قبل اس ستم کی قیادت برسرِ اقتدار نہیں آئی۔ ۱۹۴۷ء سے قبل جس جماعت نے اقتدار کی دہلیز پر قدم رکھا وہ زبانی طور پر بانیِ اسلام کا دم بھرتی رہتی تھی، خواہ اس کا عمل و کردار اس کے قول سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ ۱۹۴۷ء کی قیادت جو سابق مشرقی و مغربی پاکستان کو نصیب ہوئی۔ یہ قیادت مکمل کٹا قویت، وطنیت، سکولزم اور کمیونزم کی تبلیغ کرتی رہی اور اس کے لئے نیشنلائزیشن پر عمل شروع کر دیا۔ اسلامی اقدار کی تعصیب، علماء کی توہین، اشعارِ اسلام سے مذاق، معاہدہ مقدس مقامات کی بے حرمتی اس کا شعار بن گئی۔ بے خیال، سوبانی، ہمنڈہ گردی، شراب و کباب کی

مغفیل آراستہ کی جانے لگی۔ فوجیوں نے ایک ملک کا وزیر اعظم علیہ عام میں شراب نوشی کا پہلا اعلان و اظہار کرتا ہے تو قوم صرف مسکرا کر رہ جاتی ہے۔ خدا نے منور و مغفور کو اس قوم پر دو بار رحم آیا کہ اس نے اسلام کی نام لیا جا حقوں کو بیادیت دی کہ وہ پہلے ایک پیٹ قائم کر رکھتی ہوئیں۔ ان کی دیکھا دیکھی سیاستدانوں نے بھی باہمی کشیدگیاں چھڑا کر اتحاد قائم کر لیا اور اس اتحاد کی قیادت ایک محلی مصطفیٰ مذہبی شخصیت کو سونپ دی گئی جس کا نام مفتی محمود ہے۔

مولانا مفتی محمود اس لحاظ سے پاکستان کی دوسری تاریخی شخصیت بن چکے ہیں جس کی قیادت پر پوری قوم متفق و متحد ہو گئی۔ پہلی شخصیت قائد اعظم محمد علی جناح کی تھی جس پر مسلمانانِ ہند متفق ہوئے تھے اور انہوں نے اپنی منزل پاکستان حاصل کر لی۔ دوسری شخصیت مفتی محمد علی ہے جس پر پوری قوم متفق ہو گئی اور اپنی منزل (آمریت سے نجات) پائی۔ جس طرح قائد اعظم حصولِ پاکستان میں کامیاب ہو گئے اسی طرح مفتی محمود صاحب آمریت سے نجات پانے کا کام کیا ہو چکے ہیں۔ قائد اعظم کو ملک کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے لئے قدرت نے مہلت نہ دی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو غرورِ طویل عطا فرمائے کہ وہ اپنی منزل کے دوسرے حصے (نظامِ مصطفیٰ) کے نفاذ کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ جس طرح قائد اعظم کے مخالفین ان سے پاکستان کی تشکیل کا اعزاز چھینا بھی چاہیں تو نہیں چھین سکتے۔ بعد میں مفتی صاحب نے تحریک نظامِ مصطفیٰ کی قیادت کے تاج کو کر لی نہیں

چین سکتا۔

مولانا مفتی محمود نے پاکستان کی سیاست میں بہت سی نئی چیزوں کا اضافہ کیا ہے۔ وہ ملک کی واحد سیاسی و مذہبی شخصیت ہیں جنہوں نے بیک وقت سیکولر اور اسلامی ذہن کی قیادت کی۔ اگر ایک طرف مشرعبدولی خاں امین اپنا سیاسی امام کہنے پر فخر محسوس کرتا ہے تو دوسری طرف میاں فیصل محمد اور مولانا شاہ احمد نورانی ان کی قائدانہ صلاحیتوں کے قائل نظر آتے ہیں۔ اگر ایک طرف مسلم لیگ کے صدر پرویز شریف مفتی صاحب کی احباب رائے اور حب الوطنی کے معزز ہیں تو دوسری طرف نواب زادہ نواز اللہ خان انکی دینیت و صداقت کی قسم کھاتے ہیں۔ اگر ایک طرف ایمر مارشل اصغر خان ان کی حق گوئی اے باکی اور بے خوفی پر جان دیتے ہیں تو دوسری طرف خان محمد انور خان ان کے سیاسی تدبیر اور جذبہ جہاد پر زبان ہوتے ہیں۔

آج کے سیاستدان مذہب ہی رہنا چاہتے ہیں۔ سیاسی و مذہبی قائد کے ہاں میں خواہ کچھ کہیں مگر سال ۱۹۷۷ء کے نوامہ پاکستان کی تاریخ سے عوامین کو جاسکتے اور یہ ۱۹۷۲ء کے زمانہ (سرحد کی وزارت علیا) سے کہیں زیادہ تاریخی اہمیت کے حامل ہیں کہ ایک صوبہ کو اسلام کا گہوارہ بنانے والا پانچ سال بعد ملک بھر میں توحید کے منٹے اور رسالت کے زعفرے لگی کوچوں میں گاتا پھرتا نظر آتا ہے۔ آج اسے متعصب مولوی و زور بازو ملا۔ ملک دشمن اور پاکستان کا مخالف کہنے والی جماعتیں کل اسے اپنا مسلم قائد کہتے ہوئے نہیں تھکتی تھیں۔ یہ فیصلہ تو تم کرے کہ ان کی کل کی بات صحیح تھی یا آج کی بات صحیح ہے۔

مولانا مفتی محمود نے پاکستان کی جذباتی سیاست میں پہلی بار سنجیدگی۔ متانت و مہار کا اعتدال و درمیان کے جذبات کا احساس۔ رائے کا احترام، جمہوریت کے مسائل کی گتھی سمجھانے اور الجھے ہوئے مسائل کو یقین کے ناخن تدبیر سے سمجھانے۔ منطقی دلائل کی دوز میں مبالغہ کو چھٹانے اور پھوپھڑاتے ہوئے دیکھ کر قسم آمیز مسکراہٹ سے لطف اندوز ہونے کی حسدیر

سیاسی ٹائیک کا اضافہ کیا ہے۔ ہماری ان سے ملاقاتی تربت ہوئی ہیں اور ہوتی ہیں مگر اب کی ملاقات صحافیانہ انداز میں پہلی مرتبہ ہوئی۔ ہم نے ان سے ایک صحافی ہونے کی حیثیت سے بات چیت کی۔ اور یہ بات چیت ان کے خاص پشتون ماحول میں ان کے کچے گھو میں چا پائی پر چمچ کر ہوئی۔ میرے ساتھ مولانا غلام ربانی صدیقی اتحاد اور ضلع رحیم یار خاں اور مل کر وہ کے مشہور حق گو عالم دین مولانا محمد لقمان بھی تھے۔ میں نے دیکھا کہ ایک ایسا شخص جو مستقل راضی ہے مگر ملک کی سیاسی کام کر رہا ہے جس کے قلم کی در زبان کی جھنجھ میں نہ صرف ملک کی سیاست مرتکز ہے بلکہ حکومت میں شامل وزراء کے مستقبل کا انحصار ہے۔ وہ چاہے تو ایک سیکینڈ میں ملک کے اندر سیاسی جوان پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی زبان سے نکلا ہوا ایک لفظ وزراء کو ان کے شاندار منگول، کوٹھڑوں اور آسائشوں سے محروم کر کے انہیں کچے پکے گھروں میں واپس لا سکتا ہے۔ اس کے سر کی ہلکی سی جھنجھ جھل جیاد الحق کے لئے سخت مشکلات کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کی ابرو کا اشارہ ملک کی قسمت کا دھارا بدل سکتا ہے وہ ایک ایسا فقیر لنگ رہا تھا جس نے ڈیرہ اسماعیل خان سے ۴۰ میل دور ایک ایسی جگہ پر پڑاؤ ڈالا ہوا ہے جہاں پرندے کے لئے دانہ تک میسر نہ ہو۔ جہاں ایک عام آدمی کے لئے پینپا اس کے پس کی بات نہیں ہے۔ وہ چاہے تو سیاست کے پرمسکون مسند میں ایک ارتعاش پیدا کر سکتا ہے۔ موجوں میں کلام لہروں میں گڑبڑ پیدا کر سکتا ہے۔ وہ فون پر جھل جیاد سے لے کر ایک عام کارکن تک رابطہ قائم کئے ہوئے ہے۔ وہ آج کے چیف مارشل لاڈل منسٹر سے لے کر ایک عام آدمی تک سے عید کی مبارکباد وصول کر رہا ہے۔

مولانا مفتی محمود سے میرا پہلا سوال یہ تھا کہ اختلاف (اپوزیشن) سے نکل کر اقتدار پر فائز ہو جانے سے آپ کس قسم کی تبدیلی محسوس کر رہے ہیں؟ ان کا جواب تھا کہ میں کسی قسم کی تبدیلی محسوس نہیں کرتا البتہ ذمہ داریوں کا بوجھ کچھ آہستہ

میرے اور میرے رفقاء کے کندھوں پر آگ پڑا ہے کہ اس سے میں اپنے آپ کو پیسے سے زیادہ بڑھا اور تھکا ہوا محسوس کرتا ہوں۔ مجھے شب و روز اس بات کا کھٹکا رہتا ہے کہ اگر خدا خواست تو ملی اتحاد ان متصادم کو حاصل کرنے میں ناکام ہو گیا جن کے حصول کی خاطر بادل ناخواست حکومت میں شمولیت کی کڑی گولی نگل چکا ہے تو ملک کا کیا بنے گا، قوم کا کیا ہوگا۔

خاص طور پر ایسے تعمیر حالات میں جب کہ بدترین دشمن ملک کی سرحدوں پر میں لگا رہا ہے اور سرحدوں کے آس پاس بڑی بڑی کے ساتھ نقل و حرکت میں مصروف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اپوزیشن کی قیادت کے وقت رات کو چند گھنٹے نیند کے مزے لے لیتا تھا، اب وہ سکون و آرام جا چکا ہے۔ میں مایوس نہیں ہوں اور سخت سے سخت حالات میں بھی ہمیشہ پرامید رہتا ہوں۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ ہم نے ملک کے خطرناک حالات کو دیکھ کر اپنی ساری سیاسی زندگی کو داؤ پر لگا دیا ہے اور ایک غیر ناگزیر حکومت میں شمولیت کی بجائے ہمارے وہ دوست جو آج ہیں اقتدار پرست کہ کسی کا جھوکا اور نا معلوم کن کن القابات سے نواز رہے ہیں ہمارے ماضی کو سامنے رکھیں کہ

مجھے ہم بھی تم بھی تھے آشنا ہمیں یاد ہو، کہ نہ یاد ہو

کہ ہم نے ماضی میں اقتدار کو کس طرح لات لای ہے۔ اور اب مجھے ذاتی اقتدار تو نہیں ملا جو شخص ذاتی اقتدار کو دوسروں کی خاطر قربان کر سکتا ہے اور ان لوگوں کی خاطر جو آج ہیں اقتدار کا جھوکا و در دے ہے ہیں تو اس کے لئے مارشل لا کے زیر سایہ اقتدار میں کیا جاذبیت ہو سکتی ہے بہر حال میں یہ قدر ذہنی کیفیات سے دوچار ہوں اس کا اندازہ وہی شخص کر سکتا ہے جو ذمہ داری کو ذمہ داری محسوس کرتا ہو۔

میں نے دوسرا سوال کیا کہ مفتی صاحب! آپ اس بات سے یقیناً اتفاق کریں گے کہ جرنل ضیاء الحق اور آپ کے پاس مشرعبدولی پر دودھ نوکر شاہی آپ جن مقاصد کی مانی جانتے ہیں وہ ان حالات میں نوکر شاہی کی موجودگی میں کیونکر ممکن ہے؟

مفتی صاحب نے جواب دیا کہ یہ حقیقت ہے کہ جھٹو کی نوک شاہی سے ہمیں واسطہ پڑا ہے۔ ہم اس بارے میں تمام حوالہ و خطرات سے آگاہ ہیں اور ایک ایسا لائحہ عمل اور منصوبہ ہمارے پیش نظر ہے کہ اس قسم کی رکاوٹوں کو یا اس کی راہ میں حائل سے بچھڑوں کو دور کیا جاسکے گا۔ میری تجویز یہ ہے کہ سیاست دانوں کی نسبت نوک شاہی کا سخت احتساب کیا جائے۔ یہ سیاست دانوں کو نئی نئی راہیں سمجھاتا ہے اور انہیں زیر کر کے اپنی من مانی کرتی ہے قومی اتحاد کے وزراء ان تمام باتوں سے واقف ہیں ہم سمجھتی ہیں اس کا احتساب کریں گے اور انتخاب سے پہلے ان سے نجات حاصل کریں گے۔

سوال :- یہ فرمایا کہ نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے سلسلے میں آپ کب بنیادی اصولوں کو وضع کر کے قوم کو کسی خوشخبری سے ہمکنار کر سکیں گے؟

جواب :- مفتی صاحب نے فرمایا کہ ستمبر کے اوائل یا اکتوبر کے شروع میں دو مہینے کرنے میں۔ جن کے لئے قومی اتحاد کی جنرل کونسل کا اجلاس بلایا جاتا ہے۔ ایک تو صوبوں میں حکومتیں قائم کرنا ہے جن کے بغیر مارشل لا حکومت کے زیر سایہ سوئیں حکومت کا قیام بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے، کیونکہ نئے فیصلہ و مام کے کام صوبوں میں انجام پاتے ہیں۔ اگر صوبوں میں حکومت کا قیام تاخیر سے کیا گیا تو اس سے نہ صرف سیاسی فضا کمزور ہوگی بلکہ لوگوں کے مسائل بڑھ جائیں گے اور وہ چونکہ حل نہیں ہو سکیں گے اس لئے وفاقی کابینے کا کام بڑھنے کے خلاف پیدا ہو جائیگا۔

دوسرا مسئلہ اسلامی نظام حکومت کے بنیادی اصول وضع کر کے اور اسلامی مشاورتی کونسل کی سفارشات کو سامنے رکھ کر انہیں آخری شکل دے کر اس کے نفاذ کا مسئلہ ہے۔ اتحاد کے اس اجلاس میں قومی اتحاد کے مرکزی وزراء بھی شامل ہوں گے۔ اور یہ اجلاس ۱۸ ستمبر کو لاہور میں طلب کر لیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں مرکزی وزراء سے صحتی جان بھی لیا جائے گا جس کے تحت اسلامی نظام کے نفاذ کی عملی سالیات کے علاوہ قومی اتحاد اور متعلقہ جماعت کے علم پر

اپنے اپنے استغنے دے سکیں گے۔ قوم و مہم پر اعتماد کرنا چاہیے کہ مغرب نشاء۔ مشرکین خوشخبری سنائی جائے گی۔ ہم شہداء کے خون کا احساس ہے۔ ان کے مقدس خون کے پھینٹے ہمیں ہر وقت نظر آتے ہیں، یتیم بچوں کے رونے، بیوہ بہنوں کی آہیں اور بیٹوں کے تسکین ہیں ہر وقت سنائی دیتی ہیں۔ ہم نے پہلے کبھی سودا کیا ہے اور کبھی سودا کریں گے۔ سودا اس چیز کا ہوتا ہے جس کا کوئی بدل ہو سکتا ہو۔ شہداء کے خون کا بدلہ کائنات کے کسی خزانے میں نہیں ملتا ہے۔ اس لئے مہم کو ہم پر کامل مجبور کرنا چاہیے ہم ان کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائی گے۔

سوال :- مفتی صاحب یہ فرمایا کہ این۔ ڈی۔ پی۔ درولی خان نے جو طرز عمل اختیار کیا ہوا ہے۔ یہ طرز عمل کن راہوں کا پیش منہ بن سکتا ہے۔ کیا ایسا محسوس نہیں ہوتا کہ این۔ ڈی۔ پی۔ کی سیاست کا سرکش اور منہ درولی خان کے اتحاد سے نکل چکا ہے اور درولی خان انتخابی سیاست سے مایوس ہو چکا ہے صرف پرانے دوستوں کی ہاں میں ہاں ملانے پر مجبور ہے۔؟

جواب :- مولانا مفتی محمود اس سوال پر سنجیدہ ہو گئے اور ان کے پیرے کے نقوش بتا رہے تھے کہ پرانے دوستوں کے بارے میں ماضی کی یادیں ابھر رہی ہیں۔ کئی لہریں ٹھٹھیں اور میٹھ گئیں۔ مفتی صاحب کا شکستہ چہرہ اچانک سنجیدہ ہو گیا۔ پہلے بٹے ہوئے تھے اب وہ سیدھے ہو کر میٹھ گئے اور میرے سوال کا جواب دینا شروع کیا کہ دیکھئے! مجھے ذاتی طور پر این۔ ڈی۔ پی۔ کے دوستوں کے رویے کا سخت افسوس ہے کہ قومی اتحاد سے نکلنے کے لئے جو انہوں نے ہمارا تر شاہ ہے اس کا کوئی اخلاقی اور قانونی حوالہ نہیں ہے ان کا مقصد یہ تھا کہ اگر قومی اتحاد میں شامل جماعتیں با مقصد اور با اختیار حکومت میں شامل ہو جائیں تو ہم حکومت میں شمولیت اختیار نہیں کریں گے البتہ قومی اتحاد میں بدستور شامل

رہیں گے لیکن اچانک مشرکین بازمزاری اختیار کرتی کا قطعہ دیتے ہوئے قومی اتحاد سے نکل گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت این۔ ڈی۔ پی۔ کی قیادت نئے اور جذباتی لوگوں کے ہاتھ میں ہے ولی خان نے حالات سے مجبور ہو کر یا تو تمہارا دال دیئے ہیں یا ملکی سیاست میں دلچسپی یعنی چھوڑ دی ہے۔ اگر این۔ ڈی۔ پی۔ کے یہی شنب دروز رہے اور جذباتی سیاست چھائی رہی تو اس سے سنگین نتائج بھی نکل سکتے ہیں۔ اس قسم کی سیاست کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ اب این۔ ڈی۔ پی۔ نے انتخابی سیاست ترک کر چکی ہے اور اختلالی سیاست کی راہ پر چل نکلی ہے۔ اس نئی راہ پر چلنے کے پیچھے کون سے سیاسی و دماغی عوامل کارفرما ہو سکتے ہیں عام ممبر کے لئے اس کی تہ تک پہنچنا چندان مشکل نہیں ہے۔ ویسے میں جب تک ولی خان سے بات چیت نہ کروں اس وقت تک این۔ ڈی۔ پی۔ کے آئندہ عزائم کے بارہ میں یقین سے کوئی بات نہیں کر سکتا۔

سوال :- مفتی صاحب! کچھ دنوں اخبارات میں بیگم نسیم ولی خان کا یہ بیان کہ این۔ ڈی۔ پی۔ کا سپیلز پارٹی سے اتحاد ہو سکتا ہے اس بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں؟

جواب :- اس سوال کا تفصیلی اور صحیح جواب تو این۔ ڈی۔ پی۔ کی قیادت ہی دے سکتی ہے لیکن حوالہ سے این۔ ڈی۔ پی۔ کو سپیلز پارٹی کے ساتھ اتحاد قائم کرنے کی راہ دکھائی ہے۔ میرے نزدیک یہی وہ جذباتیت ہے جو آج کی این۔ ڈی۔ پی۔ کی قیادت پر مسلط ہے اور سپیلز پارٹی کی سب سے بڑی شکار گاہ خود اس پارٹی کے سب رہنا رہے ہیں آج سپیلز پارٹی سے اتحاد کے خواب دیکھے جاتا ہیں۔ میں واثق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر این۔ ڈی۔ پی۔ کے موجودہ رہنماؤں نے سپیلز پارٹی سے اتحاد قائم کر لیا تو اس اتحاد میں پارٹی کے رہنما یقیناً شامل ہوں گے مگر پارٹی ورکر ہمارے ساتھ ہوں گے۔

سوال :- مفتی صاحب یہ فرمائیے جو وفاقی کابینہ نے پہلے اجلاس میں جو آئندہ ض میں پیدا ہونے والی گندم کے بھاد میں یکم آئندہ کے اضافے کا اعلان کیا ہے جس سے عوام میں سخت بے چینی اور بھجان پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا تدارک آپ نے کیا سوچا ہے ؟

جواب :- مفتی صاحب نے جواب فرمایا کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ وہ کون سے سوال تھے جو اس اضافے میں منج ہوئے تاہم میں بات کر دینا چاہتا ہوں کہ اس اضافے کو فوراً واپس لیا جائے اور عوام کو نہ صرف گندم، آٹا سستا دیا جائے بلکہ روزمرہ کی ضروری اشیاء نہایت سستے داموں مہیا کرنے کے انتظامات کئے جائیں۔ کچھ روزوں میں سے پاس گھی ملنے کے ساتھ باکون آئے اور انہوں نے پیشکش کی ہے کہ اگر انہیں کھلی میں واپس کر دی جائیں تو وہ گھی کی قیمت کو سوا آٹھ روپے فی کیرنک لاسکتے ہیں اور چھ ماہ بعد مزید کمپس پیسے کی کمی کرنے کی بھی یقین دہانی کراتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس قسم کے جذبہ حب الوطنی کا مظاہرہ کیا جائے تو ضرورت زندگی سستے داموں مہیا کی جاسکتی ہیں۔ دہل بیوروکریٹ نے ملک کا دیوالیہ نکال دیا ہمارا اور ان کی خواہش ہے کہ موجودہ مارشل لا کو کبھی ناکام بنا دیا جائے۔ اور اب سو بیڑے حکومت کے ماتھے پر بھی ناکالی کا سیاہ داغ مل دیا جائے۔ اس کے لئے جو کتنا اور چرس رہنے کی ضرورت ہے۔ میں یقیناً چاہوں گا کہ محب وطن عناصر اور ماہرین زراعت و معاشیات آگے آئیں اور ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

سوال :- مفتی صاحب ! قومی اتحاد اور جنرل ضیاء الحق کے مابین جو مذاکرات ہوئے ہیں وہ کامیاب ہوئے ہیں جبھی تو آپ نے حکومت میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے لیکن اس قسم کے اعلانات کہ آئندہ اکتوبر ۹ء تک انتخابات ہوں گے، آپ یا آپ کے رفقاء کہہ رہے ہیں مگر ضیاء الحق نے اس قسم کا کوئی اعلان نہیں کیا۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

جواب :- نہیں ایسا نہیں ہے۔ مفتی صاحب

نے جواب دیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے مذاکرات کے دوران میں یقین دلایا ہے کہ حکومت مارچ ۹ء تک انتخابات کے لئے تیار ہوگی مارچ ۹ء کے بعد وفاقی کابینہ اس امر کی مجاز ہوگی کہ وہ کب تک انتخابات منعقد کرائیے۔ اس لئے انتخابات کے بارے میں صرف دوسری طرف سے کی طرف اعلان غلطی کا نتیجہ ہے۔ ہم نے حکومت میں شمولیت کا پروگرام ہی اس وقت بنایا جب ہمیں انتخابات کے بارے میں قطعی سال اور صرح بتایا گیا تھا۔

سوال :- یہ فرمائیے کہ مارچ ۹ء کے بعد اگر ملک کے حالات خراب ہو جائیں یا موجودہ کی حفاظت کا ہنگامی مسئلہ پیدا ہو جائے تو اس صورت حال سے نشٹے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا اور کیا انتخابات دقت پر کرائے جاسکیں گے ؟

جواب :- کل کے حالات کے بارے میں کوئی بات یقینی نہیں کہی جاسکتی۔ اگر حالات اچانک غیر یقینی صورت اختیار رہتے ہیں تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ان سے نشٹے کے لئے کیا صورت اختیار کرتی ہے۔ اس لئے ہم تمام سیاسی جماعتوں اور ملک کے تمام محب وطن لوگوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ملک کے حالات کو بگاڑنے کی بجائے سدھارنے والے نہیں نارمل رکھنے کی کوشش کریں۔ ملک میں امن و امان کی ذمہ داری صرف حکومت پر نہیں ہوتی بلکہ حکومت اور عوام دونوں کی ذمہ داری ہے۔ اگر خدا نخواستہ ملک کے اندر کسی طرح سے بد امنی اور انتشار کی ہم شروع کی گئی یا حالات خراب کر دیئے گئے اور ان حالات کے نتیجے میں انتخابات ملتوی کرنا پڑے تو اس کی ذمہ داری ان افراد یا جماعتوں پر ہوگی جو ایسے حالات پیدا کرنے کا باعث بنیں گے۔ ہم نے ذمہ داری کے ساتھ یہ اعلان کیا ہے اور جناب جنرل ضیاء الحق نے بھی بار بار اعلان کیا ہے کہ وہ انتخابات معزہ معیار کے اندر کر لیں گے اور وہ اپنے اس عہد پر قائم ہیں۔

سوال :- مفتی صاحب یہ فرمائیے

کہ ہمارے پڑوسی افغانستان و ایران کے حالات دیگر گروں ہیں۔ کیا کمیونزم ہماری سرحدوں پر دے رہا ہے۔ آپ اس سے متفق ہیں۔ اسی دوران جنرل ضیاء کا دورہ بھی ان دونوں ممالک کا ہوا ہے۔ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے ؟

جواب :- اس میں شک نہیں کہ ہمارے پڑوسی اور مسلم ممالک کے حالات دیگر گروں ہیں۔ صدر داؤد کے بعد غیر ملکی مداخلت اور روس کا براہ راست ملوث ہونا اب ڈھکی چھپی بات نہیں رہی۔ لیکن جیسا کہ میں نے افغانستان کے انقلاب کے وقت کہا تھا کہ افغانستان کے عوام جن کی اکثریت مذہبی ہے۔ وہ کمیونزم کو اپنے ملک میں نہیں چلنے دیں گے۔ چنانچہ وہی ہوا جس کا خطرہ تھا۔ افغانستان میں انقلاب کے وقت سے لے کر آج تک ایک دن کے لئے بھی اس تمام نہیں ہو سکا۔ انقلاب و انقلاب آچکا ہے۔ بانی انقلاب اور اس کا گروپ اب زیر حراست ہے۔ قبائلی اہمیت لڑائی لڑ رہے ہیں۔ افغانستان کے صدر جناب نور محمد ترکئی انقلاب کے وقت سے لے کر آج تک کسی غیر ملکی دورے پر نہیں جاسکے۔ یہی حال ایران کا ہے۔ افغانستان میں غیر ملکی مداخلت سے بعد اب توسیع پسندانہ عزائم کی تکمیل جیسا ہی ہو سکتی ہے جب خلیج فارس کی باتوں تک رسائی حاصل کی جائے۔ اسی لئے ایران میں اپنی پسند کا انقلاب لایا جانا ضروری ہے۔ ایران میں جو تحریک شریعت پر مبنی ہوئی اس کی پشت پر ابتدا کوئی بیرونی طاقت کا رد نہیں تھی بلکہ ایک خالص مذہبی تحریک تھی۔ شیعہ طبقہ کے علماء شاہ ایران پر ناراض تھے۔ وہ ایران کو ایک مذہبی شیعہ ریاست کے روپ میں دیکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ اس تحریک کی باگ ڈور ایک شیعہ عالم آیت اللہ شریف کے ہاتھ میں تھی۔ بعد میں وہ عناصر بھی شامل ہو گئے اور شاہ کے خلاف ایک زبردست قوت کا مظاہرہ ہونے لگا۔ ہم اہل پاکستان، افغانستان اور ایران کے حالات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں

رہ سکتے۔ ان حالات میں جبریل ضیاء الحق کا افغانستان و ایران کا دورہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ افغانستان نے انقلاب کے وقت سے ہی دونوں ممالک کے درمیان "نظامی مسئلہ" کی نشاندہی شروع کر دی تھی۔ اسی طرح ایران کے حالات ابتر سے ابتر ہوتے جا رہے تھے۔ ایک چڑا کی ملک کیسے خاموش رہ سکتا ہے۔ جبریل ضیاء کے دورے سے دونوں ممالک کے تعلقات یقیناً نارمل ہوں گے اور اس کے اثرات بدترتیب نمایاں ہوں گے۔

سوال :- مفتی صاحب! قومی اتحاد کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جبکہ تین سار ٹوٹ چکے ہیں۔ چوتھا ستارہ مائل بہ پرداز ہے اور پانچواں عملی طور پر علیحدہ ہو کر آزاد کشمیر میں احتساب کی زد میں ہے۔

جواب :- قومی اتحاد دے گا۔ وہی آپ غلط فہمی کا شکار ہیں۔ قومی اتحاد آج بھی ایک قوت اور طاقت کا نام ہے۔ سیاسی سرگرمیاں اٹھانے کی رسم ہے۔ ہر جماعت کو آئے دال کا بھٹا معلوم ہو جائے گا۔ چوتھا ستارہ علیحدہ ہو چکا ہے، ان کے کارکن نابل ہیں اور قومی اتحاد میں شامل جماعتوں میں شمولیت کے لئے پرتول رہے ہیں۔ صوبہ سرحد سے خطوط آئے ہیں کہ وہ مری جانے پر این۔ ڈی۔ پی کو چھوڑ کر جمعیت میں شمولیت کے لئے تیار رہیں۔ میں دتوٹی سے کہتا ہوں کہ اب این۔ ڈی۔ پی سلفہ نینپ، سرحدیں، ۷۰ء کے انتخاب جتنی تین قومی اسمبلی کی سٹیٹس بھی حاصل نہیں کر سکے گی۔ ہمارے بارے میں قومی اتحاد سے نکلنے والی جماعتیں جس لب و لہجہ پر بات کر رہی ہیں ہم نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا اور نہ دینا چاہتے ہیں لیکن ہم اپنے کارکنوں کو کب تک روکے رکھیں گے۔

ہم سب کے لئے بہتر یہ ہے کہ اپنے اپنے دائروں میں رہتے ہوئے ایک دوسرے پر کھڑے ہونے کی بجائے ملک و قوم کی خدمت کریں کیونکہ ہم کافی عرصہ تک ایک دوسرے کے ساتھ کھٹے رہے ہیں اور اچھی طرح ایک دوسرے کو جانتے اور پہچانتے ہیں۔ ابھی تک عوام کے سامنے نوچا مٹوں کے لیڈروں کے اکٹھے ہاتھوں کے

فوٹو موجود ہیں جس میں اکٹھا رہنے اور مل جل کر نفع محض کے مقاصد کو کامیاب کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا تھا۔ ہم آج بھی دل نہ گھراؤں سے اپنے "ناراض بھائیوں" کو دیت دیتے ہیں کہ وہ آئیں اور ہم سے ہیں۔ ہماری کوتاہیوں سے باخبر کریں اور ملک و ملت کی دل جل کر خدمت کریں۔

بشیرہ "آذانِ ممتان"

بشیرہ، وزیر ہدایات

تشریف لائے جہاں پر جمعیت العلماء اسلام کے دفتر کا معائنہ کیا۔ اس کے علاوہ لوگوں کے مسائل سے اور موقع پر آؤٹرز کیے۔

رات کو کھانے کی دعوت سید عبدالقدیم آغا کی طرف سے تھی۔ آج ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ہم کراچی میں نہیں بلکہ مریچستان میں ہیں۔ کافی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ کھانے کے بعد سب سے پہلے عبدالقدیم آغا نے اپنے ساتھیوں سمیت جمعیتہ العلماء اسلام میں شرکت کا اعلان کیا۔

اس کے بعد سید عبدالنعمیم آغا، امیر علی خان، سید حاجی دین محمد، عبدالشکور، پیر علی زکریا، عبداللہادی خان، اچکزئی، حاجی سعید اللہ خان نے اپنے ہزاروں ساتھیوں کے ساتھ جمعیتہ العلماء اسلام میں شرکت کا اعلان کیا۔ انہوں نے جناب مولانا مفتی محمد اور حضرت مولانا عبداللہ درخواستی کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

جمعیت کراچی کافی عرصہ سے دفتر سے غور و تمیز سے حاجی محمد زمان خان صاحب اچکزئی نے میری دیدار اور کچھ قریب دفتر کا افتتاح کر کے یہ کمی پوری کر دی۔

خط و کتابت کرتے وقت حسداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ترجمان اسلام میں استہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اطباء کرام کو
آپور ویدک
کشتہ جات
خاص جڑی بوٹیوں کے
نمکیات

پیش کرنے والا امت زوارہ
الحافظ دو خانہ مخن آباد ضلع بہاولنگر

بہشتی زیر کے عین مطابق تولد تسم کی
مختلف اور قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ
اکسیر باضمہ نمک سلیمانی

باضمہ۔ پیٹلے درحفاظہ بنیائی اور انتہائی
طاقت کے لئے
ترکیب استعمال۔ طاقت کے لئے بے ہوش
انٹے کے ساتھ صبح ناشتہ استعمال کریں بنیائی
اور حفاظت کیلئے صبح نہار نہ سات رتی کی مقدار
چائیں۔ باضمہ کیلئے کھانا کھانے کے بعد ایک ماشہ
استعمال فرمائیں۔

نوراک ایک ماشہ ۳۲ خوراک ایکہ دریاں
علاوہ انہی ہر قسم کے مرض کی تشخیص اور حجاز کرام کی
راہنمائی اور خدمات بلا معاوضہ انجام دی جاتی ہیں۔
نیز ہر قسم کی دینی، مذہبی، تبلیغی کتب و قرآن شریف
ہفت روزہ ترجمان اسلام اور خدام الدین کا نامہ پڑھ
بھی مل سکتا ہے۔ حکیم امیر علی قریشی

مدینہ منورہ مطبعۃ الرشید ص پ ۱۹۱۵
مکتبہ امدادی باب العروہ کمرہ المکرّمہ

میرا سفر ہے بساط ملک سے مرقد تک
اتر رہا ہوں میں شام و صبح کے نیلے سے
دانش

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا نتیجہ

میں کامیاب ہوئے اور ۲۳ طلباء اگرچہ مجموعی طور پر کامیاب ہیں مگر چھ طلباء کو صحیح بخاری اور ۱۸ طلباء کو جامع ترمذی کا امتحان آئندہ سال پاس کرنے کے بعد سند فراغت دی جائے گی۔ ۵۵ طلباء امتحان میں ناکام رہے۔ دو طلباء کا نتیجہ موقوف ہے۔ ۱۶ طلباء غیر حاضر رہے۔

اس سال وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق انیس مدارس فوقانیہ کے ۳۹۶ طلباء نے سالانہ امتحان دورہ حدیث شریف منعقدہ شعبان ۱۳۹۸ھ میں شرکت کی جن میں ۷ طلباء نے صحیح بخاری کا ضمنی امتحان دے کر کامیابی حاصل کر لی۔ ایک طالب علم ضمنی امتحان میں ناکام رہا۔ باقی ۳۸۸ طلباء نے پوری دس کتب حدیث کا امتحان دیا، ان میں سے ۹۴ طلباء درجہ علیا میں، ۱۲۶ طلباء درجہ وسطیٰ میں اور ۹۵ طلباء درجہ ادنیٰ

طالب علم مولوی سعید الرحمن ولد شاہ نور افغانی رول نمبر ۷۰۰ نے ۵۰۱ نمبر حاصل کر کے اول نمبر میں کامیابی حاصل کی۔ جامعہ علوم اسلامیہ یونٹاؤن کراچی عٹ کے مولوی اجمل خان ولد صاحبزادہ کوٹلی رول نمبر ۲۳۵ نے ۶۰۰ میں سے ۴۹۹ نمبر حاصل کر کے دوم نمبر میں اور اسی مدرسہ کے مولوی سعید احمد ولد محمد الیاس کراچی عٹ، رول نمبر ۲۳۵ نے ۴۸۴ نمبر حاصل کر کے سوم نمبر میں کامیاب ہوئے۔ ہم ان نوجوان فضلاء اور اہل مدارس کی

مجموعی نتیجہ ۷۵ فی صد رہا

مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے

خدمت میں اس شاندار کامیابی پر ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

(مولانا) محمد ادیس

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

لہان

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رول نمبر نام طالب علم ولایت حاصل کردہ نمبر درجہ

۱۔ احمد سلطان	المولوی عبداللطیف	۳۲۰	وسطی	۱۹	خان محمد	صالح محمد	۳۱۴	وسطی
۲۔ امیر جان	تل خان	۳۰۴	"	۲۰	شاہ شہ محمد	نور محمد	۳۲۱	"
۳۔ امین الحق	حبیب الحق	—	موقوف	۲۱	دریاب خان	الحاج گل باقی	۴۱۱	علی
۴۔ احمد	الحاج محمد	—	"	۲۲	ذبیح الدین	المولوی سراج الدین	۳۳۵	وسطی
۵۔ امین الحق	محمد حسین	۲۷۸	ترمذی	۲۳	روح الامین	فضل واحد	۳۱۸	"
۶۔ اسلام بادشاہ	فضل الرحیم بادشاہ	۳۱۱	وسطی	۲۴	رحیم گل بادشاہ	تنگی بابا جی صاحب	۲۷۷	ادنیٰ
۸۔ بادشاہ گل	اداز گل	۳۷۸	علیا	۲۵	رحمان الدین	علم دین	۳۲۸	وسطی
۹۔ بہرام جان	شہد جان	۳۴۶	وسطی	۲۶	رحمت اللہ	معفت اللہ	۳۰۸	"
۱۰۔ بخت عالم	عبدالقادر	۳۵۷	"	۲۷	زلفی خان	جمہ خان	۳۱۰	"
۱۱۔ بادشاہ محمد	خانزادہ	۳۲۸	"	۲۸	سید حلال الدین	عبدالمنان	۳۶۹	علیا
۱۲۔ جان محمد	عبدالرشید	۳۳۷	"	۲۹	سعد الدین عثمان خان	محمد شینا	۳۲۰	وسطی
۱۳۔ جان محمد	محمد اکرم	۴۰۷	علی	۳۱	سید مصلح الدین	سید محمد ایوب شاہ	۲۶۸	ادنیٰ
۱۴۔ نجف محمد	بادشاہ خان	۳۱۸	وسطی	۳۲	ستید احمد	خداے نظر	۲۵۳	ترمذی
۱۵۔ چاند بادشاہ	شہزادہ	۳۲۰	"	۳۳	سید سیف الرحمن	عبدالرشاد شاہ	۲۵۷	ادنیٰ
۱۶۔ حسن محمد	عبدالحمید	۲۸۶	بخاری	۳۴	سبحان اللہ	فیض اللہ	۳۴۳	وسطی
۱۷۔ حضرت علی	المولوی عبداللہان	۴۰۶	علی	۳۵	سید محمد	ملا محمد عمر	۳۹۵	علیا
۱۸۔ الحافظ خلیل الرحمن	جعفر خاں	۳۹۱	"	۳۶	سید گل باب	طاؤس خان	۲۸۴	ادنیٰ

ردیف	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کرد نمبر	درجہ	ردیف	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کرد نمبر	درجہ
۲۷	ستید محبوب شاہ	ستید عید شاہ	۳۳۲	دستلی	۷۶	غلام حیدر	عبد الرحمن	۳۱۳	"
۲۸	سعید محمد	شش الحق	۲۵۰	ادنی	۷۷	غلام محمد	محمد یاز	۲۵۰	ادنی
۲۹	شاکر اللہ	غلام اللہ	۲۶۶	"	۷۸	فضل الرحمن	مولانا مفتی محمود	۲۲۸	علیا
۳۰	شاہ جہاں شاہ	سید نقاش شاہ	۲۶۰	علیا	۷۹	فتح خان	کبیر خان	۳۳۲	دستلی
۳۱	شہباز خان	جبروز خان	۳۹۲	"	۸۰	فضل اللہ	محمد جان	۲۵۷	ادنی
۳۲	شیر زمان	غلام محمد	۲۹۷	ادنی	۸۱	فتح شاہ	سیدان شاہ	۲۹۹	"
۳۳	شش الحق	عبد الرحمن	۳۰۲	دستلی	۸۲	فضل کریم	محمد	۲۷۲	"
۳۴	صاحبزادہ	عبدالاحد	۲۶۴	ادنی	۸۳	فلاح الدین	المولوی عبدالستار	۲۸۶	"
۳۵	عبد الحق	المولوی عبدالقبار	۲۶۱	علیا	۸۴	فضل حق	الحاج سمیع الحق	۳۳۱	دستلی
۳۶	عبدالاحد	ملا نظر محمد	۳۸۱	"	۸۵	فضل یوم	محمد اسماعیل	۲۶۰	ادنی
۳۷	عبد الکرم	فتح محمد خان	۲۵۷	بخاری	۸۶	گل ثواب خان	حاکم گل	۲۵۶	"
۳۸	عبد الوارث	محمد سلام	۲۳۰	علیا	۸۷	گلاب دین	میاں زیور شاہ	۲۹۷	"
۳۹	عبد الغفور	ملا جان محمد	۲۹۸	ادنی	۹۰	گوہر الرحمن	محمد رسول	۲۷۱	تریدی
۴۰	علی گل خان	فیگل	۲۵۵	بخاری	۹۱	گل محمد	المولوی یار محمد	۲۷۸	ادنی
۴۱	عید اللہ	میر جان	۳۰۷	دستلی	۹۲	محمد میر گل	الحاج فیض محمد	۲۹۵	"
۴۲	عبد القیوم	شیر خان	۳۶۱	علیا	۹۳	مولی جان	نظر جان	۳۳۲	دستلی
۴۳	عبد العظیم	میر علم خان	۳۳۶	دستلی	۹۴	مقدم جان	شون ملا	۳۶۱	علیا
۴۴	عبد الحق	المولوی عبدالصمد	۲۵۴	ادنی	۹۵	محمد زید	المولوی محمد الخاق	۳۹۰	"
۴۵	عبد الستار شمس علیا	رسول خان	۳۳۷	دستلی	۹۶	محمد اسلم	سید عبدالحمیم	۲۰۳	"
۴۶	عبد الحق	صاحب الحق	۳۶۴	علیا	۹۷	محمد یار	تنگی بابا جی صاحب	۲۷۷	ادنی
۴۷	عبد الرحمن	حکیم جان	۳۵۳	دستلی	۹۸	محمد خان	میرہ خان	۳۱۴	دستلی
۴۸	عبد الکرم	سیف الدین	۳۱۰	"	۹۹	محمد منی	السید عبدالحمیم	۳۰۹	"
۴۹	عبد الرحمن	آخہ محمد	۳۶۱	"	۱۰۰	محمد عمر	شرف الدین	۳۲۷	"
۵۰	عیدی محمد	سیف الدین	۳۱۰	"	۱۰۱	محمد ابراہیم	المولوی عبدالعظیم	۳۱۱	علیا
۵۱	عبد الرحیم	عبد الغفور	۲۸۹	تریدی	۱۰۲	محمد احسان اللہ	حنیف اللہ	۳۳۹	دستلی
۵۲	عبد الصبور	المولوی عبد الحق	۲۰۶	علیا	۱۰۳	محمد گل	صاحب گل	۳۵۳	"
۵۳	عید مر جان	گل محمد جان	۳۶۱	دستلی	۱۰۴	محمد دین	ملا فضل الرحمن	۳۵۱	"
۵۴	عبد النمان	عبد الکرم	۳۳۴	"	۱۰۵	سعید الرحمن	شاہ نور	۵۰۱	علیا
۵۵	عبد الصمد	زمان خان	۳۶۷	"	۱۰۶	میر حمزہ	محمد بارون	۲۶۹	ادنی
۵۶	عبد اللہ	ملا اللہ داد	۳۶۳	"	۱۰۷	محمد عارف	محمد علی	۳۱۵	دستلی
۵۷	عبد الغفور	غلام ولی	۲۹۵	ادنی	۱۰۸	محمد نسیم	محمد نائب	۲۵۳	ادنی
۵۸	عبد الرحیم	فضل رحیم	۳۹۳	علیا	۱۰۹	محمد طاہر	ملا راز محمد	۲۹۶	"
۵۹	عبد الرزاق	عبد الشریف	۳۱۵	دستلی	۱۱۰	خاستہ گل	سید گل	۲۶۴	"
۶۰	عبد القادر	گل محمد	۲۶۴	تریدی	۱۱۱	محمد سلیم	ککو	۲۶۶	بخاری
۶۱	الحافظ عین الدین	محمد امین	۲۵۴	"	۱۱۲	میر محمد عجم خان	نظام گل	۲۶۴	تریدی
۶۲	عثمان الدین	معروف جانی خان	۳۶۰	دستلی	۱۱۳	محمد دراز	شیر علی	۳۰۴	دستلی
۶۳		المولوی محمد زبیر	۳۶۰	دستلی	۱۱۴	فضل انور	سہر بلند	۳۶۷	"

رول نمبر نام طالب علم ولایت حاصل کردہ نمبر درجہ

۱۶۹ صفی اللہ شاہ مولوی سید محبوب شاہ ۳۰۸ وسطی
۱۰۷ فیض الرحمن نور الرحمن ۲۲۲ ادنی

دارالعلوم نعمانیہ اتانزی

۱۷۵ حمد اللہ حمد اللہ ۲۳۵ ادنی
۱۷۹ عباد اللہ علم داد ۲۶۰
۱۸۱ عبدالوہاب محمد گل ۲۵۳
۱۸۲ عبدالرحمن خالد خان ۳۱۵ وسطی
۱۸۳ عبدالکریم عبداللہ ۲۳۶ بخاری
۱۸۴ عبدالرقيب بسم اللہ مبن ۲۵۶ ترمذی
۱۸۵ عزیز اللہ عبدالجبار عرف میزے ۲۴۰ ادنی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی ۵

۱۹۰ عبدالنسان محمد بنی ۳۰۶ وسطی
۱۹۲ فیض اللہ مولوی اللہ بخش ۳۷۳ علیا
۱۹۳ محمد نور مولوی نزاری الحق ۳۳۳ وسطی
۱۹۴ حسین احمد سلطان دم ۲۰۴ علیا
۱۹۵ محمد شفیع مولوی محمد یونس ۲۱۰
۱۹۶ محمد جاوید اقبال الحاج عبدالحمید ۲۲۲
۱۹۷ سعید الرحمن مولوی محمد بدیع الزمان ۲۷۵
۱۹۸ شیخ شمس العاضی محمد سلیم ۳۹۲
۱۹۹ گل حسن محمد کریم ۲۴۰
۲۰۰ عبدالسلام محمد افضل ۳۸۷
۲۰۱ نظام الدین مولوی عبدالنحان ۴۱۴
۲۰۲ نعیم اللہ محمد غلام ۲۵۶ ادنی
۲۰۳ محمد یوسف بجاجی احمد بجاجی ۳۰۲ ترمذی
۲۰۴ شبیر احمد یوسف سلوی ۳۹۸ علیا
۲۰۵ علی جمالی فقیر موسیٰ ۲۷۰ ترمذی
۲۰۶ محمد سعید گارڈی اسماعیل گارڈی ۳۵۳ وسطی
۲۰۷ عبدالشکور محمد ہاشم ۲۹۵ علیا
۲۰۸ اشفاق الرحیم رستم ۳۸۹
۲۰۹ خورشید احمد عمر سعید ۴۲۰
۲۱۰ عبدالحمید مولوی میان جان ۳۸۴
۲۱۱ عبدالرحیم کمال ۴۴۸
۲۱۲ محمد خیر محمد ۳۳۳ وسطی
۲۱۳ محمد خلیق سید محمد عبدالواحد ۳۶۲ علیا
۲۱۴ جیل الرحمن محمد داکھن ۲۸۷ ترمذی

۱۱۹ نذیر احمد زین الحق ۴۲۵ علیا
۱۲۰ نور محمد مولوی عبدالاحد ۳۰۵ وسطی
۱۲۱ نظام الدین ملانادر ۲۷۳ ادنی
۱۲۳ نور الحق فضل الہی ۳۰۴ وسطی
۱۲۵ وزیر محمد شیر دل ۲۴۵ ادنی
۱۲۶ محمد رحیم عبداللہ جان ۳۶۱ علیا
۱۲۷ یار محمد بلوک ۲۷۴ ادنی
۱۳۰ محمد علیم سید ۳۷۰ علیا
۱۳۳ نبی اکرم دل محمد ۲۴۷ ادنی
۱۳۴ محمد نواب میر تقی ۳۹۰ علیا
۱۳۵ رحیم گل شہور گل ۳۹۸
۱۳۷ عبدالغفور عبدالقادر ۲۷۴ ادنی
۱۳۸ عبدالسلام شہت علی خان ۳۳۲ وسطی
۱۳۹ نذیر احمد فقیر محمد ۲۰۶
۱۴۰ حمید اللہ محمد گل ۳۸۲ علیا
۱۴۱ ریاض اللہ ملک درجم ۳۶۲
۱۴۶ عزیز الرحیم مولوی فتح الرحیم ۴۰ فضی نجای

دارالعلوم سرحد پشاور

۱۴۷ شمس الدین عبداللہ ۲۶۸ ادنی
۱۴۸ سراج الدین وطن خان ۳۳۰ وسطی
۱۵۰ ظہیر الاسلام احمد میہ خان ۲۵۸ ادنی
۱۵۱ مختار احمد ثنا اللہ ۲۹۶
۱۵۲ عبدالجلال مفتی عبدالحمید ۲۸۵
۱۵۵ محمد کریم شاہ مومن خان ۲۴۲ بخاری
۱۵۶ محمد اعظم زیارت گل ۲۴۷ ادنی
۱۵۸ شمس الاسلام مولوی کرم بان ۴۰۵ علیا
۱۵۹ ہدایت الحق محمد حق ۳۴۵ وسطی
۱۶۰ ضیاء الحق مولوی سمیع الحق ۳۷۰ علیا
۱۶۱ عبدالستار محمد کینی ۳۵۷ وسطی
۱۶۲ امان اللہ طور گل ۳۷۸ وسطی

دارالعلوم سرحد پشاور

۱۶۴ سعد اللہ جان عطاء اللہ ۲۹۲ ادنی
۱۶۵ مجرم خان عبدالحمید ۲۸۸

حمایت الاسلام غلجی کنڈ رخیل

درجہ	نام طالب علم	ولایت	حاصل کردہ نمبر	درجہ	نام طالب علم	ولایت	حاصل کردہ نمبر
۲۱۵	محمد زینتی	احمد بن محمد مہجوری	۳۳۱	دست	۲۵۳	احمد علی	راجولی
۲۱۶	عبد الرحیم	گل جسیم	۳۲۹	"	۲۵۴	علی محمد	مولوی مجیب خان
۲۱۷	محمد زردی	محمد عاقل	۳۸۸	علیا	۲۵۵	محمد نور الحکیم	الحاج نور احمد
۲۱۸	مستفیض الرحمن	المولوی عبدالرزاق	۳۱۹	دست	۲۵۶	ہدایت اللہ	اسد اللہ
۲۱۹	عزیز الرحمن	غلام محی الدین	۲۷۶	علیا	۲۵۷	محمد ابراہیم	المولوی محمد
۲۲۰	گل محمد	گل باز	۳۸۹	"	۲۵۸	محمد عثمان	غلام فرید
۲۲۱	عبد العظیم	المولوی غلام سلیم	۳۸۳	"	۲۵۹	احمد خان	محمد جان
۲۲۲	الحافظ عبد الحفیظ	جہانزاد خان	۲۵۹	دست	۲۶۰	عزیز الرحمن	محمد یونس
۲۲۳	محمد مسر	غلام قادر	۳۸۳	علیا	۲۶۱	مشتاق احمد	غلام محبوب
۲۲۴	محمد رمضان	محمد یامین	۳۶۸	"	۲۶۲	افرشہ	بدر الدین
۲۲۵	عبد المنان	الحاج لطیف خان	۳۴۵	دست	۲۶۳	محمد فرید	محمد مختار
۲۲۶	عبد الرشید	غلام مصطفیٰ	۴۲۲	علیا	۲۶۴	محمد اسحق	محمد شیر
۲۲۷	محمد دین	صوفی جان محمد	۳۶۱	"	۲۶۵	محمد حسین	محمد
۲۲۸	خلیل احمد	المولوی حفیظ بخش	۳۱۳	دست	۲۶۶	محمد علی	موسیٰ مات
۲۲۹	اللہ بخش	حافظ خان زمان	۳۳۲	"	۲۶۷	محمد حنیف	عبد العظیم
۲۳۰	عطاء الرحمن	المولوی محمد زکریا	۴۲۳	علیا	۲۶۸	محمد ایوب ورنسی	ہنری لید
۲۳۱	عبد الستار	خان محمد	۳۱۲	دست	۲۶۹	ریحان الحق	المولوی عبد الحق
۲۳۲	محمد اقبال	احمد بن محمد مہجوری	۳۱۳	"	۲۷۰	احسان اللہ	حسروار
۲۳۳	محمد اکبر	محمد شریف	۳۸۰	علیا	۲۷۱	شہیر احمد	محمد معروف خان
۲۳۴	سعود احمد	محمد انیس	۴۸۴	"	۲۷۲	عبد الستار	المولوی غلام اکبر
۲۳۵	محمد قاسم	محمد اکرم	۳۶۶	"	۲۷۳	محمد نور الدین	المولوی حکیم دلائی حسین
۲۳۶	اجل خان	صاحبزادہ	۴۹۹	"	۲۷۴	سید عومین موسیٰ	الحاج سید نعمت اللہ
۲۳۷	سمیع الدین	سید علی الدین	۳۶۲	"	۲۷۵	مسعود الرحمن	قاضی محمد عرفان
۲۳۸	محمد شریف	عبد محمد	۳۸۷	"	۲۷۶	امان اللہ	جسمہ
۲۳۹	شفیق الرحمن	خلیل الرحمن	۲۵۱	دست	۲۷۷	مشتی اللہ	المولوی عبد السلام
۲۴۰	ہدایت اللہ	شاہ محمد	۳۶۹	علیا	۲۷۸	عبد اللہ خالد	المولوی سلیم اللہ خان
۲۴۱	محمد زین	حکیم محمد عرفان	۲۲۷	دست	۲۷۹	ملک محمد	دین محمد
۲۴۲	محمد نجم الدین	شیر محمد خان	۳۰۱	دست	۲۸۰	امیر زب	محمد معروف
۲۴۳	محمد یوسف	صاحبزادہ	۲۸۲	ادنی	۲۸۱	عنایت اللہ	شہریت
۲۴۴	عزیز الرحمن	عبد الرحمن	۲۸۰	"	۲۸۲	محمد امین	عبد الکریم
۲۴۵	علی اصغر	المولوی فیروز	۳۶۶	علیا	۲۸۳	مہتاب احمد	نور احمد
۲۴۶	محمد اسم	محمد حسین	۴۲۳	علیا	۲۸۴	محمد شفیع	محمد شفیع
۲۴۷	سخنی داد	کمال شیخ	۳۲۵	دست	۲۸۵	فیض احمد	قاضی لائق احمد
۲۴۸	محمد زین	محمد حسین	۴۲۳	علیا	۲۸۶	محمد انصاری	عبد الغفار
۲۴۹	محمد زین	محمد حسین	۴۲۳	دست	۲۸۷	محمد عادل خان	المولوی سمیع اللہ خان
۲۵۰	محمد زین	محمد حسین	۴۲۳	دست	۲۸۸	محمد یوسف افشاری	الحاج داد محمد

منظر العلوم کراچی ۲

جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

رژن نمبر نام طالب علم ولادت حاصل کردہ نمبر درجہ رول نمبر نام طالب علم ولادت حاصل کردہ نمبر درجہ

دارالعلوم کبیر والا:

۳۳۲	عبدالعزیز	محمد اسحق	۳۴۱	وسلی
۳۳۳	احمد حسن	نذر محمد	۳۴۵	"
۳۳۵	غلام رسول	غلام سرور	۳۴۷	علیا
۳۳۶	عبدالمالک	احمد بخش	۳۴۷	وسلی
۳۳۷	فتح محمد	محمد اختر	۳۵۵	ترنڈی
۳۳۸	عثمان غنی	شادی خان	۳۴۵	ادنی
۳۳۹	محمد سبطیل	فضل دین	۳۵۷	وسلی
۳۴۰	عبدالقادر	غلام رسول	۳۶۸	علیا
۳۴۱	محمد ابراہیم	حافظ اللہ بخش	۳۶۰	"

قاسم العلوم فقیر والی:

۳۴۲	اشفاق احمد	غلام محمد	۳۴۲	علیا
-----	------------	-----------	-----	------

جامعہ رشیدیہ ساہیوال:

۳۴۳	عبدالقادر	منفی محمد شریف	۳۹۹	علیا
-----	-----------	----------------	-----	------

قاسم العلوم ملتان:

۳۴۵	نور عالم	میر عالم خان	۳۹۳	علیا
۳۴۶	عبدالحق	محمد یار	۳۵۹	وسلی
۳۴۷	حافظ نذیر الی نائینا	اللہ وسایا	۳۴۶	"
۳۴۸	محمد یوسف	عبد الغفور شاہ	۳۳۸	"
۳۴۹	محمد صادق	واحد بخش	۲۷۷	ادنی
۳۵۰	محمد اسحق	غلام حسین	۲۶۲	"
۳۵۱	سیف اللہ	رب نواز خان لغاری	۳۸۱	علیا
۳۵۲	رفیق احمد	رشید احمد	۳۶۹	علیا
۳۵۳	رب نواز	سلطان احمد	۳۰۹	وسلی
۳۵۴	عبدالحمد	احمد یار	۳۶۰	علیا
۳۵۵	خادم حسین	اللہ ڈیو	۲۵۱	ترنڈی
۳۵۶	عبدالرزاق	محمد برہنہ دار	۲۸۸	ادنی
۳۵۷	عبدالعزیز	زرباد شاہ	۳۲۴	وسلی
۳۵۸	عبدالحمد	ہرشیار دین	۲۷۷	ادنی
۳۵۹	عبدالاسلام	دین محمد	۲۸۴	"
۳۶۰	محمد ردون	محمد رفیق	۲۷۰	"
۳۶۱	عبدلطیف	محمد دین	۳۳۸	وسلی
۳۶۲	محمد الیاس	محمد یوسف	۲۶۱	ادنی

دارالعلوم عربیہ ٹل:

۲۹۳	اسیر حمزہ	مطیع الرحمن	۳۴۸	وسلی
۲۹۵	شیخ عبداللہ	المولوی نبی اللہ	۳۰۹	"

۲۹۶	حبیب الرحمن	المولوی محمد نواز	۲۵۳	ترنڈی
۲۹۷	غلام رسول	ملاسراتی	۲۴۲	"

معراج العلوم بنوں:

۲۹۹	قاضی محمد اسحق	قاضی محمد ایوب	۲۴۸	ترنڈی
۳۰۰	امیر نواب	میر صاحب داد	۲۹۵	ادنی
۳۰۲	مذکر شاہ	المولوی مزیل شاہ	۲۷۵	"
۳۰۸	صبغة اللہ شاہ	شیر محمد شاہ	۲۴۱	"
۳۱۰	عبدالحمد	المولوی مستی خان	۳۵۷	وسلی

دار الفیوض الهاشمیہ:

۳۱۱	محمد ایوب	کبیر خان جالی	۳۳۱	وسلی
۳۱۲	نذیر احمد	محمد عارف عمرانی	۳۵۴	"

اشاعت القرآن خضرو:

۳۱۳	محمد اکرم	منہج محمد	۲۹۹	ادنی
۳۱۴	محمد رفیق	غلام شبیر	۲۹۴	"
۳۱۷	عبدالحق	محمد علی	۳۰۵	وسلی

خیر المدارس ملتان:

۳۱۵	محمد رفیق	میان دین محمد	۲۸۴	ادنی
۳۱۶	محمد نواز	محمد سیسی	۲۴۴	"
۳۱۷	ذوالفقار علی	ملک اللہ بخش	۲۷۷	"
۳۱۸	نواز احمد	اللہ بخش	۳۱۵	وسلی
۳۱۹	خلیل احمد	المولوی عبدالرحمن	۳۶۱	وسلی
۳۲۱	صہد علی	آغا محمد	۲۵۲	ادنی
۳۲۲	میز احمد	محمد حسین	۳۱۹	وسلی
۳۲۳	محمد عبداللہ	محمد عمر	۳۱۶	"
۳۲۷	عبد الغفور	احمد بخش	۲۵۳	ادنی
۳۲۸	محمد اسلم	المولوی منظور احمد	۲۶۴	علیا
۳۲۹	عبد الرشید	علی محمد	۲۵۴	ترنڈی
۳۳۰	حافظ محمد رمضان	میان محمد یار	۳۴۲	وسلی
۳۳۱	حافظ میز احمد	ملک نور الی	۲۶۱	ادنی

ڈول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ	ڈول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۶۳	غلام مجتبیٰ	محمد الدین	۲۹۶	"	۳۸۷	خدا بخش مجتبیٰ	کریم بخش	۲۰	
۲۶۴	عبدالرحمن	عبدالغفور	۲۹۵	"	۳۸۸	عطارد الرحمن	عبدالحمید	۲۰	
۲۶۵	عبدالرشید	عبدالحق	۳۷۵	علیا	۳۸۹	بشیر احمد	حاجی احمد	۲۹	
۳۶۶	محمد حیات	محمد علی	۳۳۷	وسلی	۳۹۰	غلام انور	طفیل محمد	۲۰	
۳۶۷	غلام محی الدین	غلام قادر	۳۸۷	علیا	۳۹۱	میرزا احمد	امیر بخش	۲۳	
۳۶۸	عبدالستار	غلام محمد	۳۳۸	وسلی	۳۹۲	محمد عبدالغنی	مولوی رحیم بخش	۲۲	

باب العلوم و کھروڑیکا:

۳۹۳	محمد اسحق	میان محمد بخش	۲۹۲	ادنی
۳۹۴	دین محمد	حاجی اللہ یار	۲۴۶	"
۳۹۷	غفور اقبال	فیض محمد	۳۵۶	وسلی
۳۹۸	محمد رمضان	محمد عارف	۲۶۳	ادنی

جامعہ مدینہ لاہور:

۴۰۱	حافظ عبدالقدوس تارک	مولوی محمد سرفراز خان صفدر	۳۱۳	وسلی
۴۰۲	عبدالغفور	محمد نعیم	۲۸۷	ادنی
۴۰۴	عہدوب الرحمن	احمد علی	۳۰۷	وسلی
۴۰۵	سید منظور احمد شاہ	سید مر علی شاہ	۲۷۱	ادنی
۴۰۶	محمد طیب	مولوی محمد یعقوب	۳۲۰	وسلی
۴۰۷	جلیل احمد	مولوی منیر احمد	۳۱۷	"
۴۰۸	مشتاق احمد	مولانا عبدالقیوم	۳۶۱	علیا
۴۰۹	محمد ولی اللہ	مولوی محمد امین	۳۶۶	"
۴۱۰	انیس الرحمن	حافظ غلام محمد	۳۵۵	وسلی
۴۱۱	محمد شعیب	عبدالرحیم	۳۵۹	"

۲۹۳	محمد علی	محمد علی	۲۹۳	ادنی
۳۴۳	غذیر احمد	غذیر احمد	۳۴۳	وسلی
۲۶۶	محمد بخش	محمد بخش	۲۶۶	ادنی
۳۰۸	کریم بخش	کریم بخش	۳۰۸	وسلی
۳۷۱	غلام حسین	غلام حسین	۳۷۱	علیا
۲۴۷	غلام شمیم	قادر بخش	۲۴۷	ادنی
۳۷۷	شمس الدین	جوشی خان	۳۷۷	وسلی
۳۷۸	محمد طارق	مولوی مقبول احمد	۳۰۹	وسلی
۳۷۹	محمد طفیل	چوہدری سخی محمد	۳۲۳	"
۳۸۰	عبداللہ احرار	احمد بخش	۲۶۳	ادنی
۳۸۱	بشیر احمد	اللہ بخش	۲۶۹	"
۳۸۲	محمد عبدالجلیل	مولوی غلام سرور	۳۶۶	علیا
۳۸۳	عبدالکریم ندیم	غوث بخش خان	۳۷۷	وسلی
۳۸۴	حق نواز	عظیم بخش	۲۷۱	ادنی
۳۸۵	محمد منیر	محمود الحسن	۲۹۱	"
۳۸۶	محمد رمضان	نگہ	۲۷۵	"

بقیہ :- ملتان کے میل و نماز

ہم علامہ اس عربیہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کو متحد کر کے پاکستان میں تعلیمی نظام کو مکمل طور پر اسلامی بنائیں گے۔ ہم ملک میں اسلامی معاشرہ قائم کریں گے اور انقلاب مصطفیٰ کی روشنی میں نظام شریعت قائم کرنے کی مشق جدوجہد کریں گے۔

ہم طلباء سے تعاون کریں گے

جمعیت علمائے اسلام ملتان شجر کے ناظم عمومی نور عالم قریشی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے

کہا کہ طلباء کو اپنی تنظیم مؤثر اور مضبوط بنانی چاہیے۔ ہم طلباء سے تعاون کریں گے۔

ہم سلف کے وارثانہ حیات

جلسہ کے صدر صاحبزادہ فضل الرحمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم شاہ ولی اللہ، محمد الف ثانی اور محمود الحسن کے وارث ہیں۔ ہم ملک میں اسلام کا نظام عدل و انصاف لائیں گے۔

ہمارے اکابر نے آزادی ہند کے لیے عظیم قربانیاں دیں۔ فرنگی اس ملک سے رخصت ہوا اور پاکستان ایک آزاد اسلامی ریاست کی حیثیت سے قائم ہوا۔ اس ملک کو ہم نے اسلام کے مطابق

بنانا ہے۔ تعلیم کے لحاظ سے بھی قانون اور معیشت کے لحاظ سے بھی۔ ہماری زندگی طلباء کی خدمت کیلئے اور عوام کی خدمت کے لیے وقف ہے ہم اللہ تعالیٰ پاکستان میں نظام مصطفیٰ قائم کریں گے۔

جلسہ کے جہان خصوصی سید محمد شہید عباس گریزی نے پانچ سو روپے معاونت کے طور پر دے دیے۔ حاجی ہلایت اللہ صاحب نے دھارو روپے، نور عالم قریشی اور قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ نے ایک ایک سو روپے جمعیت طلباء اسلام کے فنیہ کے طور پر دیئے۔

احتمالی نتیجہ

نمبر شمار	نام مدرسہ	تعداد طلبہ	کتابیات			ضمنی بخاری	ضمنی ترمذی	نام	غیر حاضر	نتیجہ
			درجہ علیا	درجہ وسطی	درجہ ادنیٰ					
۱	دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ شمل	۱۲۶	۲۹	۵۰	۳۲	۲	۴	۱۵	۴	۷۶ فیصد
۲	" " سید پشاور	۱۹	۲	۲	۴	۱	۱	۲	۱	۷۸
۳	حایت الاسلام تعلیمی کینڈر خیل	۵	۱	۱	۱	۱	۱	۲	۱	۲۰
۴	دارالعلوم نعمانیہ اتما نژدی	۱۴	۱	۱	۲	۱	۱	۱۰	۱	۲۹
۵	" " چارسدہ	۲	۱	۱	۱	۱	۱	۲	۱	۱
۶	جامعہ علوم اسلامیہ کراچی ۵	۵۰	۲۱	۱۳	۱	۱	۳	۲	۱	۹۰
۷	منظر العلوم کراچی ۲	۱۱	۲	۳	۲	۱	۱	۲	۲	۲۲
۸	جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵	۲۵	۱۳	۱۹	۴	۱	۱	۲	۲	۷۹
۹	دارالعلوم عربیہ طلی	۲	۱	۱	۱	۱	۲	۱	۱	۱
۱۰	معراج العلوم بنوں	۱۳	۱	۱	۳	۱	۱	۸	۱	۳۱
۱۱	دارالافتوح الماشیہ سجاد	۲	۱	۲	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰۰
۱۲	اشاعت القرآن حضرت	۳	۱	۱	۲	۱	۱	۱	۱	۱۰۰
۱۳	خیر المدارس ملتان	۱۴	۱	۵	۶	۱	۱	۲	۱	۷۱
۱۴	دارالعلوم کبیر والا	۱۰	۳	۲	۱	۱	۱	۱	۱	۸۰
۱۵	قاسم العلوم فقیر والی	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰۰
۱۶	جامعہ رشیدیہ ساہیوال	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱۰۰
۱۷	قاسم العلوم ملتان	۳۸	۸	۱۵	۲۳	۱	۱	۱	۱	۹۸
۱۸	باب العلوم کرویٹ پکا	۴	۱	۱	۳	۱	۱	۳	۱	۵۷
۱۹	جامعہ مدینہ لاہور	۱۳	۲	۶	۲	۱	۱	۱	۲	۷۷

فیل : ۸۱ :
نام : ۵۵ :
ضمنی بخاری : ۶ :
ضمنی ترمذی : ۱۸ :
موقوف : ۲ :
۸۱

پاس : ۳۱۵ :
علیا : ۹۳ :
وسطی : ۱۲۶ :
ادنیٰ : ۹۵ :
۳۱۵

کل امیدوار : ۴۱۲ :
شریک : ۳۹۶ :
غیر حاضر : ۱۶ :

نتیجہ فی صد } پاس طلباء : ۷۵ فیصد
پاس طلباء : ۲۵ فیصد



ملتان خصوصی سید خورشید عباس گروپریز ہے۔

کامران عزم

علیٰ سمیع جنرل سیکریٹری جمعیت طلبہ اسلام
خاتروال نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت طلبہ
اسلام حق کی آواز ہے اور اسلاف کے نقش قدم
پر چلنے والا کاروان عزم۔

دو روزہ اول ہی سے جمعیت طلبہ نے اسلامی
تظام کے احیاء، جمہوری اقدار کی حفاظت اور
قومی تحریکوں میں حصہ لیا۔ ۱۹۷۱ء میں بھٹو شاہی
کے خلاف جو تحریک جمہوریت چلائی گئی، ختم نبوت
کی مہم ساز تحریک اور پھر نظام مصطفیٰ کی تحریک
میں ہمارے جوانوں نے سرفروشی اور جرات بازی
کے پرچم لہرائے۔ جگہ جگہ اپنا خون نظام مصطفیٰ
پر نچا دیا۔۔۔ گوئیوں کا سامنا کیا۔۔۔ جیلوں
کو آباد کیا۔ گویا کہ علمائے حق کے شاہد یہ شان
تعلیم اشراف قربانیاں دی ہیں۔

انتخاب مصطفیٰ کے سرورشی

جمعیت طلبہ نے اسلام ملتان شہر کی رابطہ
یکٹی کے رکن محمد اشرف نے طلبہ سے خطاب کرتے
ہوئے کہا کہ جمعیت جہاں ہمت اور جرات مند
طلبہ کی جماعت ہے۔ جس کا مامی شان دار اور
مستقبل روشن ہے۔

باقی ۱۷

کی ممبر ساری کی ہم ملک میر میں جاری ہے۔ ملتان میں
پاکستان جمہوری پارٹی دو واضح دعووں میں تقسیم ہو
گئی ہے اور دونوں گروپ زور شور سے ممبر سازی
کریں گے۔ اس کا ایک قائد یہ ہوا ہے کہ ہر گروپ
نے پوری کوشش کی ہے اور پہلے سے کئی گنا
زیادہ ممبر بنائے گئے۔

پارٹی کے لیڈر نواب زادہ نصر اللہ خان نے
مصالحت کی تاکید فرمائی ہے۔ اللہ کرے یہ مسئلہ
اتہام و تنہیم سے حل ہو جائے اور کارکن شیر ڈگر
ہو کہ ملک و ملت کی خدمت میں لگ جائیں۔

جمعیت علمائے اسلام نے بھی اہم اکتوبر سے
رکنیت سازی کی ابتداء کرنی تھی جو بروقت نام رکنیت
طبع نہ ہونے کی وجہ سے کچھ دیر سے شروع ہوئی
ہے۔ بہر حال اب ضلع ملتان میں کام شروع ہو چکا ہے۔
ضلع ملتان کے امیر سید خورشید عباس گروپریز اور
مولانا امیر القادری قاسمی نے قدم لپٹ پٹوراں اور
کیس والا کا دورہ کیا۔ بعد میں نودھراں گئے۔ اس سفر
میں قاری نور الحق قریشی بھی شریک ہوئے۔

سیاسی جماعتوں کی طرح طلبہ بھی سرگرم عمل ہیں۔
جمعیت طلبہ اسلام کا ایک اجلاس دفتر جمعیت نوباری
گیت میں ہوا جس کی صدارت مفتی محمود صاحب کے
صاحبزادہ مولانا فضل الرحمن نے کی۔ اس تقریب کے

پاکستان کی سیاست کے مدد و جذبہ کی طرح
”سٹی“ کانفرنس کی ہما بھی جمع ہوئی۔ اب ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ کچھ ہوا ہی نہیں۔ اتنی بڑی کانفرنس یہ اثر
ثابت ہوئی ہے۔ اس لیے کہ کانفرنس میں لڑنے والے مفتی،
نعرے مفتی، تقریریں مفتی، قراردادیں، مطالبے اور فیصلے
تک مفتی تھے۔ قانون کی حکمرانی میں کوئی تحریک بھی
نری جذباتیت سے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جذبات سرد
تحریک سرد، کاشن کہ اس کانفرنس کا مقصد مثبت ہوتا۔
پچھلے دنوں پاکستان قومی اتحاد ملتان شہر کے رابطہ کاروں
کی مہم شروع کی۔ مقصد یہ ہے کہ قومی اتحاد کے
کارکنوں سے ملا جائے۔ ان کے مسائل معلوم کیے
جائیں اور رفتار کو از سر نو منظم کیا جائے۔

اکثر قاتر میں ایسے کارکن اتحاد کے ساتھ
مرگرم عمل ہیں جو مقید ”سٹی“ کانفرنس کے
کا پر دازان کے پیرو ہیں۔ مگر ہر جگہ کارکنوں نے اس
کانفرنس کے مفتی کردار کے پیش نظر پاکستان قومی
اتحاد کے عظیم متعاہد، نظام مصطفیٰ کے قیام اور
تحریک میں دی گئی قربانیوں کے حصہ اتحاد کے
ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔ ایک کارکن نے خود فرجیانات
میں یہ تک کہہ دیا کہ اگر اتحاد میں ایک جماعت رہ
جائے تو یہی ہم اسی کا ساتھ دیں گے اس لیے کہ قوم
کی قربانیوں کا تقاضا ہے کہ اتحاد کا پرچم سر بلند
رہے۔

سیاسی پابندیاں نرم ہوتے پر تمام جماعتوں

بلوچستان کے مسائل حل کرنیکی طرف خصوصی توجہ دی جائے

جمعیت علمائے صوبائی مجلس شوریٰ کا مطالبہ

”جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس پارٹی کے صوبائی امیر مولانا عبدالحق احمد کی صدارت میں ہوا۔ مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کیں :

جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں پلانا غیر اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کیا جائے اور خلاف اسلام قوانین کو فی الفور منسوخ کیا جائے۔ اسلام کے عادلانہ نظام کے قیام سے کو تاہی ملک کے استحکام کے لیے خطرہ اور لادینی نظریات کی پختا رکھنے دعوت ہے۔

یہ اجلاس اسٹیڈیے خورد فی خصوصاً گھی کی مصنوعی قلت پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اسٹیڈیے خورد فی اور گھی کی مصنوعی قلت پیدا کرنے والوں کے خلاف سخت اقدامات کیے جائیں۔ ٹیبل ڈیرہ (ڈیرہ جمالی) میں گھی مل میں فوراً کام شروع کیا جائے۔

اجلاس صوبہ میں سیمینٹ کی مصنوعی قلت کے خاتمہ اور صوبہ کے علاقوں میں اسٹیڈیے خورد و نوش سے جانے پر ناروا پابندیوں کے خاتمے کا مطالبہ کرتا ہے۔ اجلاس بلوچستان کے دیہی علاقوں میں پانی کے کوڑے کو بڑھا کر شہر کی کوڑے کے برابر کرنے اور دیہاتوں میں گھی کی اینجینیاں قائم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے اور دیہی علاقوں میں پانی، بجلی جیسی بنیادی ضروریات فراہم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

بجلی کے نیشنل گرڈ کو مسلم باغ سے بڑھا کر زیارت نور الائی، شوب تک اور کوڑے سے قلت، حضدار تک جیلانہ علی پتہ پہنچایا جائے۔

صوبہ کی تمام پکی سڑکوں کی فی الفور مرمت کی جائے اور جلدترجہ ان کو پختہ کرنے کے لیے عملی

اقدامات کیے جائیں۔

اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان کے مقامی لوگوں کے لیے مرکزی وزارتوں میں زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کیے جائیں اور بلوچستان کے لیے روزگار تعلیم یافتہ لوجہ انوں کو ملازمتیں دی جائیں۔

اجلاس نوکر شاہی کی موجودہ حکومت سے عدم تعاون کے موجودہ رویہ کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے کرپشن، رشوت اور اقربا پروری کے سببات کے لیے سخت اقدامات کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان کے مشہور تیر مسلم فرقہ ذکیوں کی الگ فہرستیں بنائی جائیں۔ اور عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کا فی الفور تصفیہ کیا جائے۔

جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کی مجلس شوریٰ کے تین سیشن ہوئے۔ پہلے اجلاس سے پارٹی کے صوبائی امیر مولانا عبدالحق احمد نے خطاب کیا، اور جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کی سرساز کارکردگی پر مفصل روشنی ڈالی۔ مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس بند کرے میں ہوا۔ جس میں ملک کی سیاسی صورتحال اور جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کی تنظیمی صورتحال پر غور کیا گیا۔

مجلس شوریٰ کے تیسرے اجلاس سے جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کے نائب امیر مولانا محمد ابو بکر جمعیت علمائے اسلام بلوچستان کے سیکریٹری جنرل وفاق وزیر پلیدیات و دیہی ترقی حاجی محمد زمان خان اچکزئی نے خطاب کیا۔

اس کے علاوہ صوبائی جوائنٹ سیکریٹری سید محمد صدیق شاہ، صوبائی سیکریٹری اطلاعات حافظ حسین احمد، مولانا غلام حیدر نوشکوی، مولانا غلام سدر، مولانا جان محمد، حاجی تمیز الدین، مولانا محمد اسحاق خوشی اور دیگر اضلاع کے مترومین نے تقریریں کیں۔

پنجاب کی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس

پنجاب کی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس مورخہ ۱۱ کو مدرسہ قائم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہوا جس میں کمیٹی کے اراکین کے علاوہ اضلاع سے آئے ہوئے حسب ذیل حضرات نے شرکت کی۔

عزیز احمد ایڈووکیٹ، سمندی

مردار سعید اللہ، ڈیرہ قازی خان

احمد یعقوب، ٹوبہ ٹیک سنگھ

راؤ عزیز الرحمن، بہاولنگر

مولانا محمد مسر

شیر احمد شاد، چشتیاں

چوہدری محمد عقیل ضیاء، جھنگ صدر

مولانا محمد یوسف، بہاولنگر

مولانا رشید احمد ارشد، جہلم

ڈاکٹر عبدالحق تارڑ سرمدی، شیخوپورہ

مولانا محمد شتیع

مولانا عبدالرحیم شکر کلاہ، سیالکوٹ

مولانا محمد یحییٰ نازو دال، سیالکوٹ

جناب محمد اقبال، ڈسک

قاریہ سراج احمد، کھوکھڑا، میانوالی

حکیم علی احمد، جوہر آباد سرگودھا

مولانا عبدالمجید، جھادریاں

مولانا جلال الدین بھیرہ

اس موقع پر جناب امیر حضرت عبداللہ اور صاحب مدظلہ نے حسب وعدہ علمائے دہلیہ کی علمی سیاسی سماجی خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا۔ اور خاص طور پر جناب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی علمی خدمات کا ذکر کیا کہ انہوں نے برصغیر میں زمانہ کے سائنسی رجحانات کو محسوس کرتے ہوئے مسلمانانِ پاک و ہند کو بالخصوص اور عالم اسلام کے مسلمانان کو ایک نیا راستہ دکھایا۔

جناب مولانا عبدالقادر قاسمی صاحب کنوینر ملتان کی جگہ سر فاروق عبداللہ کو ملتان ڈویژن کا کنوینر مقرر کیا اور ان کی معاونت کے لیے سید خورشید عباسی جرنیل اور نور عالم قریشی ایڈووکیٹ کو بھی مقرر کیا گیا۔

غیر سازی چونکہ شروع ہو چکی ہے۔ ہر شخص عہدہ دار کنوینر کو بھی رکن سازی کر رہے ہوں، ان کو ہر ہندو صوبے اپنے ڈویژنل کنوینر اور ایک چھٹی... صوبائی دفتر میں کارکن کی نسبت نکھیں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ جو کامی اجراء کی گئی ہے وہ اسی وقت کس کے پاس ہے، اسی میں کہتے رکن بنائے گئے ہیں اور کتنے باقی ہیں۔ جو بی بی کا پی مکل ہو، ڈویژنل کنوینر کے دستخط سے وہ کامی دفتر میں فوری طور پر بھیج دی جائے اور رقم بھی ساتھ ہی بھیج دی جائے۔ ہر حلقہ میں جتنے ممبر بنائے گئے ہوں ان کا ریکارڈ ضلعی دفتر میں ہونا ضروری ہے اور بعد میں سرکاری دفتر میں بھی ان کا ریکارڈ رکھا جائے گا۔ اسی سلسلہ میں وقتاً فوقتاً ہدایات جاری ہوتی رہیں گی۔ گوشتش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ باکودار با صلاحیت اور درود دل رکھنے والے ساتھیوں کو رکن بنایا جائے۔

نازنگ منڈی

جامع عربیہ نازنگ میں جمعیت علمائے اسلام کا ایک اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر عبدالحمق تارڑ قائم مقام ناظم عمومی جمعیت علمائے اسلام ضلع شیخوپورہ ہوا۔ جس میں مقامی علماء اور سیاسی کارکنوں کے علاوہ علاقہ صبر کے سیاسی اور مذہبی رہنماؤں مولوی عبدالحمید صاحب، محمد ہدی نصر اللہ خان (دلیہ) حاجی شکر دین (دلیہ) کوٹلی، جعفر خان (پیکرالی)، احمد دین (جنڈیالہ)

خوشی محمد (جنگل کوٹلی درک) محمد زکریا (دلیہ) ملک محمد علی (مرید کے) نے شرکت کی۔

اس اجلاس میں خالد مسعود سیر ایڈووکیٹ نے، جو چوہدری اقبال مرحوم ایم این اے کے بھتیجے ہیں اور ۱۹۴۲ء سے اس علاقہ کی سیاسی قیادت اور عوام کی خدمت کا کام سنبھالے ہوئے ہیں، بعد اپنے گروپ کے جمعیت علمائے اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا اور قائد جمعیت مولانا مفتی محمد کی سیاسی بصیرت اور خصوصاً قوی اتحاد کی قیادت بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دینے پر مبارک باد دی اور ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے جمعیت علمائے اسلام کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا۔

ضلع ملتان میں رکنیت سازی کی مہم

ضلع ملتان میں جمعیت علمائے اسلام کی مہم رکنیت سازی شروع ہو چکی ہے۔

ضلع ملتان کے امیر سید خورشید عباسی کنوینر اور ناظم اعلیٰ مولانا عبدالقادر قاسمی حدم ہند پورٹل کبیر دالا اور روضہ صراں کا مددہ کر چکے ہیں۔ ملتان شہر میں بھی یونین وار رکنیت سازی شروع ہے۔ اندازہ ہے کہ ضلع ملتان میں ایک لاکھ افراد کو جمعیت علمائے اسلام کا ممبر بنایا جائے گا۔

اتحاد کے کارکن عوام کے

مسائل حل کرانے پر توجہ دیں

ملتان ۳۰ اکتوبر۔ قومی اتحاد پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا زاہد الراشدی نے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اتحاد کے کارکن باہمی اعتماد اور اتحاد کو فروغ دیں اور عوام کے مسائل حل کرانے پر توجہ دیں۔

مولانا موصوف جھنگ، چوک اعظم اور لیہ کا مددہ کے ملتان آئے تھے۔ آپ نے ان مقامات پر جماعتی کارکنوں کے متعدد اجتماعات سے خطاب کیا۔ اور قومی اتحاد کے راہنماؤں سے علاقائی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔

بعد میں بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ضرور ہے کہ علماء اور ملازمین مشترک

علمی سوسائٹیاں تشکیل دیں۔ تاکہ وہ اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں اپنی مشترک ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کر سکیں اور اسلامی معاشرہ وجود میں آئے۔ اور لوگ پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ ملک و ملت کی خدمات سرانجام دیں۔

نورانی گروپ فرقہ واریت

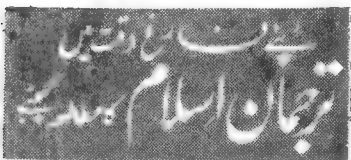
کو ہوا دے رہا ہے

جمعیت علماء اسلام کراچی شہر کے رہنما حافظ ضیاء الاسلام قریشی نے ایک بیان میں نورانی میاں اور ان کے گروپ کی حالیہ سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ گروپ قومی اتحاد سے علیحدہ ہونے کے بعد روز بروز قوم کو تشدد فرقہ واریت اور بے راہ روی کی طرف دھکیل رہا ہے۔ ان کے بیانات سر اسر بھوٹ کا پلندہ ہوتے ہیں۔ گزشتہ دنوں انہوں نے درود و سلام پر بندش کا جھوٹا اضافہ کر کر حکومت یدنام کرنا چاہا مگر حکومت نے بروقت ان کو جواب دے کر ان کی اسکیم فیل کر دی۔ اور اب ششی کانفرنس کے نام پر خالص سیاسی اجتماع کر کے حکومت کے لیے مسائل کھڑے کر رہے ہیں۔

تنظیمی دورہ

گزشتہ روز جمعیت کے سرکنکے حکم کے مطابق مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی، مولانا محمد اختر صدیقی نے میانوالی کا تنظیمی دورہ فرمایا اور حضرت مولانا محمد رمضان صاحب کی زیر صدارت مقامی جمعیت کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں غیر سازی کی تربیت کے لیے جس کا اجلاس ۷۸-۱۱-۱۰ کو لاہور میں ہونا ہے۔ مندرجہ ذیل حضرات کا انتخاب کیا گیا جن کا نگران اعلیٰ حافظ سراج دین صاحب کو مقرر کیا گیا۔

- ۱۔ حضرت حافظ قاری سر اجین صاحب کور کوٹ
- ۲۔ مسعود تیزی صاحب، میانوالی۔
- ۳۔ صفی محمد حنیف صاحب بھکر۔



اس: حاجی غلام محمد سیکرٹری اطلاعات جمعیت
علامہ اسلام صلح میانوالی۔

مدینہ کا لونی کراچی

گزشتہ دنوں دفتر جمعیت علامہ اسلام
اکبر آباد مدینہ کا لونی نیوکراچی زون کا افتتاح امیر
جمعیت علامہ اسلام کراچی سینٹر حضرت مولانا محمد ذکریا
صاحب کے مبارک ہاتھوں سے ہوا اور آپ کی صدارت
میں نیوکراچی زون کے عہدے داروں کا انتخاب ہوا
اور حسب ذیل عہدے دار منتخب ہوئے۔

۱۔ امیر جناب ریاض الدین صاحب۔

۲۔ نائب امیر جناب عبدالغنی مغل صاحب۔

۳۔ نائب امیر قاری عطا محمد صاحب۔

۴۔ ناظم اعلیٰ حافظ محمد ظفر خان کھتران۔

۵۔ نائب ناظم اقبال احمد صاحب۔

۶۔ خازن حافظ محمد احسان صاحب۔

۷۔ ناظم نشر و اشاعت جناب نواب دولہ صاحب
جناب حاجی نیاز الدین، حکیم الدین، عظیم الدین
محمد اقبال، حاجی عبدالعلیم، محمد اشتیاق، قلمبیر احمد
ریاض احمد مجلس شہد خا کے رکن منتخب ہوئے۔

جمعیت علامہ اسلام نیوکراچی زون کا دفتر
عوام کی مشکلات اور مسائل کے لیے شام چھ بجے
سے رات کے گیارہ بجے تک کھلا رہے گا اور جمعیت
کے عہدیدار موجود رہیں گے۔

(محمد ظفر، ناظم اعلیٰ جمعیت علامہ اسلام
نیوکراچی زون)

دو طرفہ ممبر پر تحریر شدہ

مسلمان کی تعریف کو تبدیل کیا جائے

جمعیت علامہ اسلام کے نامزد امیدوار برائے
صوبائی اسمبلی حلقہ نمبر ۱۵۶ شکر گڑھ چوہدری
قاروق سلطان نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا ہے
کہ دو طرفہ ممبر پر تحریر شدہ مسلمان کی تعریف کو فوراً تبدیل
کیا جائے کیونکہ اس عبارت سے قادیانیوں کو مسلمانوں
کی صفوں میں گننے کا موقع ملے گا جس سے مسلمانوں میں
اشتعال پیدا ہو گا۔ لہذا دو طرفہ ممبر پر تحریر شدہ
مسلمان کی تعریف کی جگہ شرافت کا لفظ فارم کی تحریر

حاجی اللہ دتہ بٹ انتقال کر گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

جمعیت علامہ اسلام گھڑا ضلع گوجرانوالہ کے امیر، انجمن اسلامیہ گھڑا کے صدر اور بٹ درہ
نیوکراچی کے مالک حاجی اللہ دتہ بٹ طویل علالت کے بعد گزشتہ اتوار کو یکم ستمبر کو گوجرانوالہ
میں انتقال کر گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ مرحوم انتہائی نیک، سادہ، خدا ترس اور
راسخ الاعتقاد بزرگ تھے اور انہوں نے ساری زندگی گھڑا کا جامع مسجد اور مدرسہ تحفہ القرآن کی
خدمت میں گزاری۔ مرحوم کو شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان مدظلہ کے ساتھ خصوصی نگاہ و تعلق
یہی وجہ ہے کہ مرحوم کے انتقال کے وقت رات کے پچھلے پہر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ بھی ان کے پاس
ہسپتال میں موجود تھے۔

ان کی نماز جنازہ بھی شیخ الحدیث موصوف نے پڑھائی اور اس میں گوجرانوالہ، گھڑا اور گرد و نواح
کے ممتاز علماء کرام، جماعتی کارکنوں اور سیاسی رہنماؤں کے علاوہ ہزاروں شہریوں نے شرکت کی۔ ادارہ
مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت
میں جگہ دیں اور پسندنگان کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائیں۔
(احمد)

پاکستان قومی اتحاد

تحصیل میانوالی کے عہدیداران

صدر: قاضی احمد سعید صاحب (جماعت اسلامی)
سینئر نائب صدر: صفوی بہادر خاں سے نیازی
(مسلم لیگ)

جونیئر نائب صدر: رانا غلام یاسین خان
(جمہوری پارٹی)

سیکرٹری جنرل: حاجی عطا محمد (جمعیت علامہ اسلام)
جوائنٹ سیکرٹری: ملک شاہ نواز

خزانچی: مولانا محمد شاہ صاحب (جمعیت علامہ اسلام)
سیکرٹری اطلاعات: محمد اشرف خان ایڈووکیٹ

(جماعت اسلامی)
ان:۔

حاجی عطا محمد سیکرٹری اطلاعات و
نشریات، ضلع میانوالی، جمعیت علامہ اسلام
میانوالی۔

ضلعی عہدیداران پاکستان قومی اتحاد

صدر: حضرت مولانا محمد رمضان صاحب۔
(جمعیت علامہ اسلام)

سینئر نائب صدر: حضرت مولانا علی محمد مظاہری
صاحب (جماعت اسلامی)

جونیئر نائب صدر: ملک محمد موسیٰ سکھ صاحب
(جمہوری پارٹی)

سیکرٹری جنرل: خان امان اللہ خان صاحب
ایڈووکیٹ (مسلم لیگ)

جوائنٹ سیکرٹری: مسعود نیاز خاں صاحب
(جمعیت علامہ اسلام)

خزانچی: محمد افضل خان نیازی صاحب (مسلم لیگ)
سیکرٹری اطلاعات: ملک حکیم اللہ صاحب

(جماعت اسلامی)
پاکستان قومی اتحاد

تحصیل چیمبر کے عہدیداران
صدر: ملک سعید احمد ایڈووکیٹ
(جمہوری پارٹی)

نائب صدر: شیخ ظہور احمد
(مسلم لیگ)

جنرل سیکرٹری: چوہدری محمد ابراہیم
(جماعت اسلامی)

جوائنٹ سیکرٹری: صفوی محمد حنیف (جمعیت علامہ اسلام)
خزانچی: حافظ سیّد اللہ خالد (جمعیت الحدیث)

مولانا محمد یوسف صاحب کنوینر رکن ساز کیٹی بہاولپور ڈویژن کا دورہ

مولانا محمد یوسف صاحب کنوینر تنظیمی ورکن ساز کیٹی بہاولپور ڈویژن نے رکن سازی کے سلسلہ میں خان محمد سرور خان صاحب امیر جمعیت علماء اسلام ضلع بہاولپور کے مکان پر ڈویژن میر کے کارکنوں سے تنظیمی ورکن سازی کے سلسلہ میں خطاب فرمایا۔ مولانا نے فرمایا کہ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم گاؤں گاؤں، قسریہ قسریہ، بستی بستی، شہر شہر پھیل جائیں اور جماعت کی بھرپور رکن سازی کریں۔ اگر ہم نے اس وقت سستی اور غفلت سے کام لیا تو آئے دن والا وقت ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ مولانا نے فرمایا کہ ہماری جماعت کی ایک ماضی اور ایک مستقبل کا کام ہے ہم خود ردیوٹی کی طرح نہیں۔ بعض ایسی جماعتیں جن کا ماضی معدم ہے، بڑی تندی اور تیزی سے کام کر رہی ہیں مگر ہم ہیں کہ غفلت کا شکار ہیں۔ مولانا نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ وقت کی نزاکت کو پہچانیں اور رکن سازی کے لیے اپنی پوری توانائی صرف کر دیں۔

تمام کارکنوں نے مولانا کو یقین دلایا کہ وہ انشاء اللہ اس بارے میں کسی ڈویژن سے بھی پیچھے نہیں رہیں گے اور رکن سازی کے کام کو بڑے منظم طریقے سے سر انجام دیں گے۔ اجلاس کے آخر میں تینوں اضلاع کے لیے رکن ساز کیٹیوں کا اعلان کیا گیا۔

مولانا غلام ربانی صاحب مکی مسجد، قاری حامد اللہ صاحب مکی مسجد...
مولانا رشید احمد لدھیانوی مکی مسجد، مولانا مطیع الرحمن صاحب خان پور،
مولانا عبدالحمد صاحب مدرسہ جامعہ رشیدیہ نزدیکی فون اکیس چیلنج صادق آباد، مولانا بشیر احمد صاحب ہتھم مدرسہ
قاسم العلوم لیاقت پور۔

ضلع رحیم یار خان

خان غلام سرور خان محلی بازار بہاولپور محمد حسین صاحب محلی بازار صاحب
سیف الرحمن صاحب محلی بازار بہاولپور، محمد عبداللہ قریشی ایڈووکیٹ الہ پور شرقیہ
مولانا غلام حسین صاحب ایچ اے اے حاصل پور عبدالستار صاحب ہمدانی ایڈووکیٹ خیر پور ٹائیوٹی۔

ضلع بہاولپور

تحصیل منچن آباد مولانا محمد رفیق صاحب، تحصیل بہاولنگر راجندر راجندر
صاحب، تحصیل حشتیاں مولانا بشیر احمد شاد، تحصیل بارون آباد مولانا محمد قاسم
قاسمی، تحصیل فورٹ عباس مولانا حافظ رشید احمد صاحب، تینوں اضلاع کی کمیٹیوں کے لیے ہر ضلع ایک ایک
کنوینر مقرر کیا گیا۔

ضلع بہاولنگر

ضلع بہاولنگر، مولانا بشیر احمد شاد چشتیاں، ضلع بہاولپور خان غلام سرور خان صاحب محلی بازار...
بہاولپور۔ ضلع رحیم یار خان مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نصیر آباد برائے صادق آباد۔

دعائے صحت کے لیے اپیل

مولوی محمد ذکریا صاحب نوکلی امیر جمعیت
علمائے اسلام شونگرہ ترناہ تحصیل چارسدہ بیمار
ہیں۔ جلد اکابرین و احباب سے درخواست ہے کہ
امیر صاحب مذکورہ کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ
ان کو دین کی خدمت کے لیے صحت کاملہ و عاجلہ
عطا فرمائے۔ آمین۔

افسوسناک قتل

گروڑ محل میں میں چودھری نذیر ملام ڈیوے
کو غنڈوں نے برسرِ اقامت قتل کر دیا۔ کسی آدمی

جمعیت علمائے اسلام

ضلع لاہور کے امیر کو صدمہ

جمعیت علمائے اسلام ضلع لاہور
کا ایک تعزیتی اجلاس مولانا اللہ داد
صدر قی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس
میں میاں محمد حنیف امیر ضلع لاہور کی
بھانجی کے انتقال پر ملال پر گہرے
غم و صدمے کا اظہار کرتے ہوئے دعا
کی کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب و دیگر
پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے...
اللہ پاک مرحوم کے درجات بلند
فرمائے۔ اجلاس جناب مہتری سران
غلام مصطفیٰ، ہمارا رشاد، قاری نور محمد،
مولانا عبدالغفور نے شرکت کی۔

ناظم نشریات کا دورہ!

جمعیت علمائے اسلام تحصیل نوشہرہ فروز
کے ناظم نشر و اشاعت مولانا عبدالستار نے پوری
تحصیل کا دورہ کیا۔

دورے کے دوران لوگوں نے انہیں بتایا کہ
پیلٹ پارٹی والے کبھی ہماری چوری کروا دیتے ہیں
اور کبھی ہم پر چھوٹے مقدمے قائم کر کے ہمیں پریشان
کیا جاتا ہے۔ عبدالرحیم کھوڑے نے گیارہ گھنٹے کے
دو لے حاجی محمد یعقوب صاحب کے حفاظتی باطل میں
ایک گلو کرالٹا حاجی صاحب پر کیس کر دیا اور حبیب
حاجی صاحب قسپا دے کر ڈی ایس پی کے پاس
گئے تو باوجود فریاد کرنے کے ڈی ایس پی موقع پر
نہیں گیا، اور حاجی کو وہیں ٹال دیا۔ بہر حال اس
قسم کے بہت سے واقعات سننے میں آتے ہیں۔
میں بحیثیت تحصیل نوشہرہ و فروز کا نمائندہ ہونے کے
حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ اس بنام پارٹی
کے درکار جو کہ انتقامیہ کی شکل میں پیلٹ پارٹی کا
علانیہ بھاد کر رہے ہیں ان کو ایسے اچھے ٹھکانوں
سے باز رکھا جائے

کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ ملزمان کو پکڑ کے ملزمان
فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ چودھری نذیر
نہایت شریف انسان تھا۔ دوسرے دن تمام شعر
کوڑیوں مکمل ہٹا لیا ہوئی۔ شہریوں نے جلوس نکالے
اور پولیس کے خلاف نعرے بازی کی اور تھانے پر
پتھر اڑایا اور مطالبہ کیا کہ ملزموں کو گرفتار کیا جائے
اور پولیس ایس پی کی مداخلت پر ہجوم منتشر ہو گیا...
ڈی ایس پی نے یقین دلایا کہ ایس ایچ او کو فوراً
ملد پر تبدیل کیا جائے گا۔ جمعیت علماء اسلام کی طرف
سے چودھری نذیر کی اظہار تعزیت کی گئی۔

کارکن مرکزی طرف سے دیے جانے والے پروگرام پر سختی سے عمل کریں

میاں محمد عارف

کردہ ان پر فوری اقدام کریں۔

عہدیداران جمعیت طلبہ اسلام ضلع جہلم

- ۱۔ صدر، خواجہ عبد الجلیل
- ۲۔ نائب صدر، محمد شفاق اعوان
- ۳۔ ناظم عمومی، شاہد احمد شیخ
- ۴۔ ناظم، مسعود اقبال چشتی
- ۵۔ ناظم نشر و اشاعت و اطلاعات، ذوالفقار احمد

۶۔ ناظم مالیات، حبیب الرحمن برکی

ضلع بہاولنگر کا انتخاب

۲۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو ضلعی مجلس عمومی

کا ایک اجلاس زیر صدارت ملک خلیل احمد اعوان نے صوبائی کونوینر منعقد ہوا، جس میں تمام شاخوں سے اڑتالیس شخص ممبروں نے شرکت کی۔

انتخاب حسب ذیل ہے:

صدر: خالد دوٹو صاحب

نائب صدر: محمد اقبال بھٹی

جنرل سیکرٹری: ذوالفقار احمد

جوئنٹ سیکرٹری: محمد اقبال

خازن: عبد اللہ محمود

نشر و اشاعت: عاشق حسین عامی

۲۔ جن اضلاع میں انتخابات ہونگے ہیں وہ

اپنی معاونت سازی کی رقوم، معاہدات سازی کی کاپیاں اور دستور کی دفعہ نمبر ۱۳ کے مطابق صوبائی مجلس عمومی کے اراکین کی فہرستیں بلا تاخیر مرکزی دفتر بھیجیں۔

(ناظم عمومی تنظیم کیٹی، جمعیت طلبہ اسلام پنجاب)

قائد طلبہ کا دورہ!

جمعیت طلبہ اسلام پاکستان کے مرکزی صدر میاں محمد عارف یکم دسمبر کو سکھر پہنچیں گے، ۲ دسمبر کو قان پور اور تین دسمبر کو ملتان میں کانفرنسوں سے خطاب کریں گے۔

جمعیت طلبہ اسلام کے وفد کی

میر صبح صادق کھوسو سے ملاقات

جے ٹی آئی بولان میں پبلک کارنگ کے ایک وفد نے زیر قیادت محمد سلیم وفاقی وزیر صحت سے ملاقات کی اور اپنے کارنگ کے مختلف مسائل ان کے سامنے پیش کیے۔ وفاقی وزیر نے وفد کو یقین دلایا اور کہا کہ آپ کے کارنگ کے مسائل اثناء اللہ حل کیے جائیں گے اور ان مسائل کے بارے میں چیف سیکرٹری اور سیکرٹری ہیلتھ سے کہنہ کا

جمعیت طلبہ اسلام پنجاب کے ضلعی

کونوینر اور معاونین حضرات کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت طلبہ اسلام پاکستان کے مرکزی صدر میاں محمد عارف نے فرمایا کہ کارکن مرکزی کی طرف سے دیئے جانے والے پروگرام پر سختی سے عمل کریں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کوئی بھی تنظیم اپنے مرکز سے دیئے گئے پروگرام سے ہٹ کر کامیاب نہیں ہو سکتی۔

انہوں نے پنجاب بھر سے آئے ہوئے شرکا کو اجلاس کو ہدایت کی کہ جمعیت طلبہ اسلام کو تنظیمی بنیادوں پر استوار کریں اور اپنے آپ کو تنظیمی اصولوں کا پابند بنائیں۔

تقریب حلف و فاداری

جمعیت طلبہ اسلام پاکستان شکر گڑھ کے نو منتخب عہدے داروں کی تقریب حلف و فاداری مورخہ ۲۷ نومبر بوقت ۴ بجے دوپہر دفتر جمعیت طلبہ اسلام واقع ریلوے روڈ منعقد ہوگی۔ مرکزی مد جمعیت طلبہ اسلام میاں محمد عارف عہدیداران سے حلف لیں گے۔

ضلعی کونوینر متوجہ ہوں:

۱۔ جن اضلاع میں ابھی تک انتخابات نہیں ہوئے وہ فوری طور پر انتخابات کا انعقاد کریں۔ مسزید تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی۔

اپیل

عزم نو“ اسلامی نظام تعلیم نمبر“ کا مسودہ تیار ہو چکا ہے مگر مالی جموریات اس کی اشاعت میں حائل ہیں، کیونکہ ہماری توقعات کے برعکس اس کے صفحات ۶۰۰ صفحات سے تجاوز کر چکے ہیں اور ابھی مزید مضامین کے آمد جاری ہے۔ یہ کیفیت پاکستان کی تاریخ میں ایک منفرد حیثیت کا حامل ہو گا کیونکہ اس کے کچھ والوں میں نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان، سعودی عرب، مصر، شام، ابو ظہبی اور برطانیہ کے نامور مفکرین تعلیم اور علماء کرام شامل ہیں۔

مختصر حصرات سے اشتہارات زیادہ سے زیادہ **اپیل** ہے کہ وہ اس سلسلے میں مالی تعاون فرمائیں۔ عطیات اور تعداد میں درج ذیل پتہ پر بھجوائیں یا براہ راست اکاؤنٹ نمبر ۳۷۹۶ حبیب بینک فتحہ ہواکرات براہ رخ چوک انارکلی لاہور میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مدیر عزم نو“ ۴/بی۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور

اسلامی نظام تعلیم نمبر

عزم نو“ اسلامی نظام تعلیم نمبر“ کا ساتھی بڑی بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں، ہمیں اس کا پوری طرح احساس ہے لیکن مضامین کی آمد میں تاخیر اور دیگر وجوہات کی بنا پر اسلامی نظام تعلیم نمبر دسمبر کے آخری ہفتہ میں اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ منصفہ شہود پر آئے گا۔ تاہم اسلامی نظام تعلیم نمبر سے پہلے عزم نو کا ایک عام شمارہ شائع ہوا ہے جو جلد ہی سب ساتھیوں کے پاس پہنچ جائیگا :

اداریہ عزم نو“ ۴/بی۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور

دارالعلوم امسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزانہ کے مسائل پر اسلٹ غائے کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام مخطوط غرضت خط جامع
مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں ایسے ملے شاکل انکسٹ ہونے کے جو کاذک کہد
اہل طویل اور پیرسلہ ناکر کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مصلحت الیہ یہ بھی ہے۔ شبہ الامم لڑاں بنت صلاہ لڑاں لڑاں

غلط توجہات

مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۷۷ء نوائے وقت کے
کالم نگارین کی رائے میں جناب تعلیم صدیقی صاحب
کا ایک مراسلہ پڑھا جو میاں عبدالرشید صاحب
نے نوائے وقت کے کالموں میں سید احمد شہید بریلوی
اور شاہ اسماعیل شہید بلوچی کی تحریک کے متعلق
حقائق کو منہج کرتے ہوئے ایک طویل مضمون لکھا۔
ان کے جواب میں قاری نور الحق قریشی صاحب
نے اپنا نقطہ نگاہ پیش کیا۔ نعیم صدیقی صاحب نے
قاری نور الحق قریشی کے جواب میں ایک مراسلہ
تحریر کیا جس سے یہ ثابت کرنا ہے کہ سید احمد بریلوی
اور شاہ اسماعیل بلوچی کی تحریک عین اسلامی تحریک
نہ تھی اور یہاں تک کہ ان کی شہادت کو غیر شرعی
شہادت ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی۔

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ میاں عبدالرشید
اور نعیم صدیقی جیسے پڑھے لکھے حضرات اسلامی
اصطلاحات کے متعلق ایسی غلط توجہات کریں جن کا
شرعی نقطہ نظر سے دھڑ کا بھی واسطہ نہ ہو۔ جہاد
اور شہادت یہ خاص شرعی اصطلاحات ہیں اور
ان اصطلاحات کا جاننا اور استعمال میں لانا محض
کچھ پڑھے لکھے افراد کو نقل کرنے سے حاصل نہیں ہو
جاتا، بلکہ پورے اسلامی ماخذ تفسیر حدیث و فقہ کی
واقعیت کے بعد ہی حاصل ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں
صدیقی صاحب نے عام عثمانی کی رائے جو نقش حیات
کی عبارت سے متعلق ہے، نقل کی ہے۔ نقش حیات
کی عبارت کو بار بار پڑھنے سے قطعاً یہ رائے قائم
نہیں کی جاسکتی کہ سید احمد شہید کی تحریک غیر اسلامی
تھی جتنی حالانکہ نقش حیات میں مولانا سید حسین
احمد مدنی نے ہندوؤں کا مقصد انگریزی اقتدار
کے متعلق بیان کیا ہے۔ اس مقصد میں اگر وہ کسی
اسلامی تحریک کا ساتھ دیتے ہیں تو اسلامی تحریک کا
غیر شرعی تحریک ہونا کیسے سمجھا جاسکتا ہے۔
اب عام عثمانی کی عبارت (جس نے اسلام

کے مقہوم کو غلط رنگ دیا ہے) سے معلوم ہوتا ہے
کہ اسلام محض روحانیت کے مجموعہ کا نام ہے حالانکہ
اسلام کا دیگر مذاہب سے تقابل کرتے ہوئے
دیکھا جائے تو اس کی امتیازی شان صرف یہ ہے
کہ انسان کی مادی اور روحانی ضروریات کو پورا کرنے
والا صرف اسلام ہے، نیز عام عثمانی کا یہ کہنا کہ
مادی پریشانیوں کو رفع کرنے کے لیے غیر ملکی
حکومت کے خاتمے کی کوشش کرنا ذرا بھی مقدس
نصیب العین نہیں ہے کیسے صحیح ہو سکتا ہے جب کہ
اللہ کی حاکمیت قائم کرنے کے لیے کفر کے ہر
شعبہ ہائے حیات سے مقابلہ کرنا مقدس نصیب العین
ہے اور اس مقابلہ میں مرجانائین شہادت ہے،
نیز مقابلہ کے لیے کوشش کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔
(غلام اکبر سیامی مکان نمبر ۷۳/ایف
چوک رنگ محل، لاہور)

بلدیہ چشتیاں توجہ دے

میں آپ کے جریدے کی وساطت سے بلدیہ چشتیاں
کے احکام کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ
گزشتہ کئی ماہ سے چین بانا چشتیاں کی حالت
قابل رحم ہے۔ جگہ جگہ سڑک پر گڑھے پڑے
ہوئے ہیں۔ پانی کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ سڑکیں
لاٹھ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ گند اور بدبو دار
پانی ہر وقت بازار میں گھرا رہا ہے جس سے پھسر
بہت پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لیے بلدیہ چشتیاں سے
انتہاس ہے کہ ان مسائل کو فوری توجہ دے کر ان کا
ازالہ کریں۔

(اعجاز منور چوہدری)

چوہدری کلاہہ ماؤس، چین بازار

چشتیاں، ضلع بہاولنگر

پکی سڑک بنانی چاہئے!

اسٹیشن لودھراں سے شیر شاہ براستہ
شجاع آباد سولے دیوے کے اور کوئی آمد و رفت

کا ذریعہ نہیں ہے۔ سینچر گاڑیوں کے لیٹ ہونے کی
وجہ سے علاقے کے لوگوں کے عدالتی کام اور دیگر
کاروبار معطل ہو کر رہ گئے ہیں۔ حالانکہ شجاع آباد
سے اسٹیشن ظریف شہید تک سولنگ کے آرڈر ہو
چکے ہیں لیکن ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا۔

شجاع آباد سے لودھراں اور شجاع آباد سے
بستی ملوک تک پکی سڑک بنانی چاہئے۔ شجاع آباد
سے ملتان اور شجاع آباد سے جلال پور تک پکی سڑک
کی مرمت کی جائے۔ ظریف شہید سے مخدوم عالی
براستہ کوٹلی غایت سولنگ سڑک بن رہی ہے،
لیکن رقتا سست ہے۔ حکام بالا سے مطالبہ
ہے کہ ایکشن لیا جائے۔

(غلام الدین، رشتہ احمد، محمد ارشد بیگ

شجاع آباد، ضلع ملتان)

سینٹری انسپکٹر کو تبدیل کیا جائے

چشتیاں میں سپرنٹنڈنٹ میں سینٹری انسپکٹر
شیخ افتخار احمد عرصہ دراز سے تعینات ہے۔ ایک
مرتبہ اس کا تبادلہ بہاولنگر ہوا تھا تو عدالت میں
دعویٰ کر کے چشتیاں آگیا کہ اس کو تبدیل نہیں کیا
جاسکتا۔ لوکل باڈی کے قانون کے مطابق سینٹری
انسپکٹر کے تبادلے نہیں ہو سکتے۔ مگر اس سے
ایا یا چشتیاں کا کیا قصور ہے کہ ان کے لیے
یہ سزا ہے کہ شیخ افتخار احمد ہی چشتیاں میں مقیم ہے،
کیونکہ اس کی کارکردگی کا یہ عالم ہے کہ شہر میں صفائی
کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ اکثر خاکروب اپنی
ڈیوٹی درست نہیں دیتے ہیں۔ جب کوئی حملہ دار
کہتا ہے کہ صفائی درست طور پر کرو تو یہ بات سامنے
آتی ہے کہ وہ تنخواہ سے افران متعلقہ صفائی
خصوصاً سینٹری انسپکٹر کو کچھ حصہ محض اسی بنام پر
دیتے ہیں کہ کام نہ کرنا پڑے۔ بلکہ یہ عمل صفائی
محض اس سینٹری انسپکٹر کی دھاندلیوں کی وجہ سے
بیکار عملہ ہو کر رہ گیا ہے۔

درست حقائق معلوم کرنے کے لیے سرمدی

ہے کہ پہلے اس سینٹری انٹیکٹر کو فوری طور پر چشتیان سے تبدیل کیا جائے تو دواستان میں سامنے آئیں گی مگر یہ شخص اپنے مخصوص سمکندوں سے حقائق سامنے نہیں آنے دے گا۔

ادویات جو شہر میں سپرے وغیرہ کے لیے لائی جاتی ہیں کبھی ان کا استعمال نہیں ہوتا۔ ہر طرح سے یہ سینٹری انٹیکٹر شیخ افتخار احمد سیو پلٹی چشتیان پر بوجھ اور بابا بن چشتیان کے لیے ایک ناغورین کر رہ گیا ہے۔ اس کی علانیہ تحقیقات کرائی جائے۔

چند روز کی بات ہے کہ میں نے بلدیہ میں جا کر علم میں صحافی کے متعلق بات کی اور کہا کہ علاقہ میں گندگی کے ڈھیر کئی روز تک پڑے رہتے ہیں، تو وہ بجاتے اس کے کیریسی کی جاتی گالی گوج پراؤتے آئے اور یہاں تک جھارت کی کہہ کر... دواھیال رکھ کر آجاتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔

یہ چشتیان میں عوام کی سہولت کے لیے بلدیہ نے ملازم رکھا ہے یا لوگوں کی توہین کرنے پر مقرر کیا ہے۔ بحالات گواہ ہیں کہ افسران کیٹل بھی اس کو کنٹرول کرنے میں بے بس ہیں کیونکہ وہ متبہ نہ ہو جاتے ہیں اور یہ ابتداء سے یہی ہے۔

اس قسم کے مسائل ہر بلدیہ میں اس شعبہ نے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ اس لیے قانون میں ترمیم کر کے اس پوسٹ کو قابل ٹرانسفر بنایا جائے۔۔۔ سینٹری انٹیکٹر شیخ افتخار احمد کو فوری طور پر معطل کر کے کھلی انکوائری کی جائے۔

(نیاز احمد شاہ چشتیان رابطہ سیکریٹری انجمن تاجران جہاز مرچنٹ اینڈ ایک سیلرز چشتیان)

جلال پور پیر والہ کے مسائل

ہم بہت روزہ ترجیحات اسلام کی وساطت سے بلدیہ جلال پور پیر والہ کی توجہ ان مسائل کی طرف دلانا چاہتا ہوں :

- ۱- واپڈ ا کے ملازمین نے تاحال بجلی کے بل عوام میں تقسیم نہیں کیے۔ ذمہ دار آفیسر توجہ نہیں دیتے، ہدایت فرمائی جائے۔
- ۲- حدود کیٹی کے آمد غلاقت کی فراوانی اور

شارع عام کے کٹ ڈ پچٹاؤ سے گڑھوں کی افراط ہموار کرائی جائے۔ اور فرسٹ مکمل کیا جائے۔ آسوں کے باہر نکلیاں سڑک کو بند کیے ہوئے ہیں، اعطوائی جائیں۔

۳۔ لاڈیس سے جلال پور پیر والہ تک سڑک ٹوٹی پھوٹی ہوئی ہے، اسے مرمت کیا جائے تاکہ عوام کی مشکلات دور ہو جائیں۔ (خدا بخش فاروقی، عبدالرحمن، رشید احمد زدانی)

قپ مند میں بجلی پہنچائی جائے!

گندار کش ہے کہ بلوچستان کے اکثر علاقے ایسے ہیں جو بجلی سے محروم ہیں اور بلوچستان کے مغربی علاقوں میں گرمی کے موسم میں بہت سخت گرمی ہوتی ہے جس کی وجہ سے بہت آدمی بیمار ہوتے ہیں۔ خاص کر تحصیل قپ مند سے لے کر تحصیل منڈیک بجلی نہیں ہے۔ براہ کرم ان تحصیلوں تک بجلی پہنچائی جائے۔

(عوام تحصیل قپ و مند)
(کچا افسر اد کے دستخط)

جمعۃ المبارک اور فلم

اس عنوان سے جناب شراب خاں بکرا پیڑی کراچی قبرا کا مراسلہ نظم سے گذرا۔ جناب کیا کیا جائے۔ اس ملک کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔ مانکان سینما گھر اپنے آپ کو سب سے بڑا مسلمان سمجھتے ہیں۔ بقول شمعے علی

رند کے دند سے ہاتھ سے جنت نہ گئی
روئے زمین پر تمام مسلمان بستی بستی
قریہ، شہر، شہر اکٹھے ہو کر مجھ کے دن نقل
خداوندی طلب کرتے ہیں اور یہ مانکان سینما گھر
خاص طور پر جمعۃ المبارک کو قہر خداوندی کو دعوت
دیتے ہیں۔ خصوصی طور پر اس دن تین نئے بورڈ
لگائے جاتے ہیں، نئی نئی فلموں کی تبدیلی اس دن
عمل میں آتی ہے۔ دیواروں پر جمعۃ المبارک کے
مقدس نام سے فلموں کی مشہوری کی جاتی ہے۔
حکومت نے جمعۃ المبارک تعطیل عام کر
کے اس کی اہمیت کو یوں بحال کیا ہے کہ مسلمان نہا
دھو کر اور تمام مصروفیات سے فارغ ہو کر اپنے

خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں اور تمام ہفتے بھر
کے گناہوں سے توبہ تائب ہوں، مگر برعکس اس
کے مانکان سینما گھر خصوصی طور پر اس دن گناہوں
کے بارگاہ کا انتظام اور انصرام فرماتے ہیں،
اور مخلوق خدا کو دعوت گناہ دیتے ہیں۔

خدا کو کچھ تو غیرت کیجئے اور خاص طور پر اس
مملکت پاکستان کے سادہ لوح اور ان پڑھ عوام
کو اس قدر مذلت میں دھکیلنے کے اسباب مہیا کرتے
سے اجتناب فرماتے۔

(ماسٹر محمد عبداللہ، ناظم ارشاد المسلمین،
چاندنی چوک کھروڑ پکا (ضلع ملتان))

مراسلہ نگار توجہ فرماویں

ایڈیٹر کے نام مراسلات کے صفحہ
پر صرف وہی مراسلات شائع کئے
جاتے ہیں جو مختصر صاف اور کاغذ
کے ایک طرف لکھے گئے ہوں۔

خاصی علانی

"شہر شہر" کے صفحات میں من
دہی خبریں اور کارروائیاں شائع
کی جاتی ہیں جو مقامی جمعیۃ علماء اسلام
کے بیڑ پیڈ پر بھی گئی ہوں نیزہ کے آؤ
میں امیر ناظم عمومی یا ناظم نشریات کے دستخط اور
جمعیۃ کی مہر ثبت ہونا ضروری ہے ساڈ
کاغذ پر اور بغیر دستخط و مہر کے کوئی خبر
انتخاب اور کارروائی شائع نہیں کی جائیگی۔

دمنہ کالی کھانسی بخیر مندر
خارش دیا بیٹیں اخصابی کزوی
مکمل علاج کروائیں!

نہایت المہند حکیم حافظ قاری
طیب

۱۹۔ نکلسٹ روڈ لاہور۔ فون ۵۰۴۰

مدارس عربیہ صیغ القرآن

متصل جامعہ مسجد اللہ والی نزدیلاک شاہ جھنگ صدر

ہر سال عرصہ پندرہ سال سے علاقہ میں دینی و تربیتی اصلاحی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ مدرسہ میں حفظ و ناظرہ سے موقوف علیہ تک پڑھانے کا بہترین انتظام ہے۔ مدرسہ میں تقریباً ایک صد مقامی و غیر مقامی طلبہ زیر تعلیم ہیں جن میں سے پندرہ ماسٹر طلبہ کے رہائشی معذور کارآمد کر فیملی ہے۔ دو قاضی و قاضی اساتذہ انتہائی محنت سے طلبہ کو پڑھاتے ہیں۔ درجہ کتب میں مولانا محمد ولی اللہ صاحب اپنے مخصوص انداز سے پڑھاتے ہیں۔

ہر مدرسہ میں اب بھی داخلہ کی گنجائش ہے جلد رجوع فرمائیے۔

اپنے عطیات، صدقات، زکوٰۃ، خیرات

دیتے وقت مدرسہ کو ذہن میں رکھیں

مجاہد :- اراکین انجمن جامعہ مسجد اللہ والی جھنگ صدر

ہم ملت اسلامیہ کے بطل جلیل مفکر اسلام حضرت

مولانا مفتی محمد مدظلہ کو خراج تحسین و تبریک پیش کرتے ہیں

جنہوں نے مسلسل علالت و پیرائے سالی کے باوجود اپنی شبانہ

روز محنت ملک کو اسلام کے نظام عدل کے نفاذ کے

منزل کے قریب کر دیا۔ ہم اہل پاکستان سے اپیل

کرتے ہیں کہ یہ طریقہ حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ

اور مفکر اسلام مفتی محمد مدظلہ، علی تھان فہرٹ اور جمعیت علماء اسلام کی

موجودہ رکنیت سازی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

المشتر: مفتی، مہاراجہ حکیم محمد شیخ لاہوری جھنگ صدر

ہر قسم کے پیچیدہ زمانہ و مردانہ علاج کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں۔ نیز دمہ، کھیرا، کھانسی کا تلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔

حکیم سید محمد ذکر یا اہم جمعیت علماء اسلام ساہیوال شہر مطب محمدیہ جناح چوک ساہیوال

الطاف حسین

سرکوشیشن مینجر

جھنگ، بھکر، سرگودھا کے دورہ پر ہیں۔

اگر آپ کو اپنے رہنماؤں کے دفعہ کے لیے یا شادی یا دیگر تقریبات کے سلسلے میں کرایہ پر "کاروں" کی ضرورت پیش آئے تو ہماری خدمات حاصل کریں، ہم انشاء اللہ مناسب دام پر بہترین سروس جہاں کریں گے۔

چوہدری محمد عقیل سیکرٹری نشر و اشاعت جمعیت ضلع جھنگ

کنوینر ضلعی تنظیم کیڈی بستی رسول پورہ، جھنگ صدر

ضرورت قاری

ایک خوش الحان محنتی و تجربہ کار قاری کی فوری ضرورت ہے۔ پائیت کے قاری کو ترجیح دی جائے گی۔ قابلیت و تجربہ کے مطابق انتہائی معقول تنخواہ دے دی جائے گی۔

مجاہد :-

صوفی محمد روشن جنرل سیکرٹری انجمن انوار الاسلام جامعہ تقویٰ جھنگ شہر

صحت بخش، لذیذ و خوش ذائقہ کھانوں اور لذیذ چائے کے لیے فیر آرڈر پر کھانا اور پارٹوں کیلئے ہم سے رابطہ کریں!

راحہ کدہ

مناسطیم، عمدہ سروس پرورپراسٹر :- چوہدری محمد اکرم جنرل سٹیشن جی ٹی روڈ اور کارڈ فون نمبر ۲۲۵۵